[illegible]

اظہار الشقاق

اعلام الاحناف

حسب الامر ارشاد رئیس الموحدین معین المحدثین جناب حاجی حضرت [illegible] شاہ [illegible] الدین سرپرست مدرسہ [illegible] المحدیث کلکتہ واقع محلہ [illegible] مولوی ابو [illegible] حنفی گیلانی بہاری نے تحریر فرمایا جزاہ اللہ خیرا کثیرا [illegible]

[illegible]

واج اُن اشخاص طلاق دہندگان کے استعمال کیا گیا ہے اُن کا یہی دستور
ا کہ جب وہ اپنی بی بی کو طلاق دیتے تو ایک طلاق دیکر چھوڑ دیتے اور وہ عورت
بت گذارنے لگتی جب عدت پوری ہونے کو ہوتی تو وہ رجوع کر لیتے پھر کچھ روز
ے خرخشہ آپس میں اوقات بسر کرتے پھر کچھ روز بعد گرفتہ ہو کر طلاق دیتے
ر وہ غریب عورت عدت گذارنے لگجاتی جب عدت پوری ہونے کو آتی تو پھر رجوع کر لیتے
ں میں اُن عورتوں بیچاریوں کا ناک میں دم تھا سخت پریشان تھیں تو اللہ رب العالمین
بعض شفقتاً علی النسا آیہ اُتاری کہ طلاق رجعی جس میں شوہر اُس عورت مطلقہ
ے رجوع کر سکتا ہے صرف دو ہی مرتبہ ہے اگر بعد اس دو مرتبہ کے تیسری مرتبہ
تراخی و مہلت حسب دستور و رواج اپنے دیگا تو اب وہ عورت اُس مرد
ق دہندہ کے لیئے بغیر حلالہ کے ہرگز درست نہین ہوگی اس کو خوب کان
ل کر سن لین۔ باقی رہی یہ بات کہ اگر طلاق دہندہ بالا رسال یعنی تینون طلاقین
ین مہلت و تراخی نہایت ضرور رجعی) ایک ہی جلسہ مین بلفظ واحد انت طالق
ثلاثا یا انت طالق انت طالق انت طالق کرکے دے تو ان دونون صورتونکی
بت قرآن پاک ساکت ہے اللہ پاک نے اسمین کوئی حکم نہین بیان کیا
تیس پارہ کلام اللہ کا موجود ہے جس کا جی چاہے دیکھ لے مؤلف الاحقاق
ۓ انکار کرین تو اُس آیت کو جس مین یہ حکم صاف و صریح لفظون مین ہو دکھلا دین
ہ کے ماننے مین کسیکو عذر کا ہرگز موقع نہوگا ھاتوا برھانکم ان کنتم صٰدقین
اپنی چہ میگوئی ان کی تشفی وہ جانب مخالف کو ان کے نہین ہوگی ان نبی صلی اللہ
سلم نے البتہ ایسی صورت خاص مین حکم واحد رجعی کا نافذ فرمایا ہے جیسا کہ

ہر کس بخیال خویش خبطے وارد والا مضمون ہے چونکہ حضرات سلف علیہ الرحمۃ پر انھون
لب کشائی کی ہے اور اُن کی شان ارفع مین ناگفتہ بہ الفاظ استعمال کئے ہین بنا
بخیال حدیث انصر اخاک ظالما و مظلوما اس رسالہ **اظہار الشقاق** لمولف
الاحقاق کی تحریر کیطرف توجہ کی گئی کہ بیچارے ناواقف لوگ اُن کی اس تحریر
دھوکہ مین آکر اُن کی ہی ایسی نہ گانے لگین اور اپنی عاقبت مفت برباد نکرین وماتوفیقی
الا باللہ علیہ توکلت والیہ انیب اور اُن کے قول کو **قولہ** اور اپنے جواب کو **اقول** کر
لکھتا ہون **قولہ** ص ۳ صورت مسئولہ عنہا مین تین طلاق مغلظہ واقع ہون گی جس
حکم یہ ہے کہ وہ عورت بغیر حلالہ کے زوج اوّل کے عقد نکاح مین نہین آسکتی ہے
دلیل اس بات پر عموم آیہ قرآنیہ ہے قَالَ اللّٰہُ تَعَالیٰ اَلطَّلَاقُ مَرَّتَانِ
الایہ **اقول** صورت مسئولہ عنہا مین طلاق ثلاثہ واقعہ جلسہ واحدہ مغلظہ نہیں
واقع ہو گی بلکہ واحد رجعی واقع ہو گی مؤلف صاحب نے محض ناسمجھی سے اپنے
اُن کے مغلظہ ہونے کا فتوی لکھا ہے آیت قرآنیہ اَلطَّلَاقُ مَرَّتَانِ الایہ اُن کے
دعوی کی ہرگز وہرآئینہ دلیل نہین ہو سکتی اسواسطے کہ آیت شریفہ سے صاف معلوم
ہوتا ہے کہ ایقاع طلاق مین مہلت وتراخی بین الطلاقین نہایت ضروری امر ہے
جبھی جناب باری عزاسمہ لفظ مرتان کو استعمال فرمایا[1] اور یہ حسب دستو

---

[1] او رلفظ مرۃ کا مہلت وتراخی ہی کے موقع مین استعمال کیا جاتا ہی اسکی شہادت خود قرآن پاک مین کئی جگہہ موجود ہے منجملہ
ایک جگہہ یہ ہی یا ایہا الذین آمنوا لیستاذنکم الذین ملکت ایمانکم والذین لم یبلغوا الحلم منکم ثلاث مرات (۱) من
صلوۃ الفجر (۲) وحین تضعون ثیابکم من الظہیرۃ (۳) ومن بعد صلوۃ العشاء ثلاث عورات لکم دیکھو یہان تو
تراخی صاف موجود ہے اسکا انکار ایک بدیہی امر کا انکار ہے اور علامہ سندھی حنفی نے بھی مرتان کا یہی معنی بیان کیا ہے چنانچہ وہ فرماتے
ہین معناہ التطلیق الشرعی تطلیقۃ بعد تطلیقۃ علی التفریق دون الجمع والارسال مرۃ واحدۃ ولم یرد بالمرتین التثنیۃ
ومثلہ قولہ تعالیٰ ثم ارجع البصر کرتین ای کرۃ بعد کرۃ لا کرتین اثنتین حاشیہ نسائی کتاب الطلاق ص ۹۹ ج ۲

ر سکے بعد نازل نہین ہوئی جس سے معلوم ہوا کہ وہ حکم رجعت جو ابن عمرؓ کو دیا
ابت ٹھیک و درست نافذ کیا گیا تھا علاوہ برین اسی حکم طلاق ثلاثہ واقعہ
ۂ واحدہ کے واحد رجعی ہونے پر تمام عہد نبوی مین تا زمان رحلت شریف از دنیا
ہور آمد رہا بعد ازان کل عہد صدیقی مین بھی تا زمان رحلت حضرت صدیقؓ
پر عمل رہا اس کے بعد حضرت عمرؓ کے زمان خلافت مین بھی تین برس تک برابر
پر عمل رہا اور کسی نے چون و چرا نہین کیا تعجب ہے کہ سارے صحابہ چپ چاپ
مین چپل ڈال کر بیٹھ رہے کسی نے لب تک نہین ہلا یا علانیہ ارتکاب زنا
ا رہا اور سب یہ تماشا بیٹھے دیکھا کیئے واقعی بڑے تعجب کی بات ہے
اتنی بات ضرور ہوئی ہے کہ تینون طلاقین اکٹھی دینے والون پر
و غضب البتہ کیا گیا ہے مگر ان کی بیبیان ان پر حلال رہین حرام نہین
لیکن حلالہ کی نوبت نہین آئی مولف الاحقاق اس کا انکار کرین تو خاص
نبوی اس مسئلہ تغلیظ مین دکھلا دین اور وار لین حکم نبوی اور حکم صدیقیؓ
مقابلہ مین دوسرے افراد امت کے اجتہادات کو کالوحی منزل من السماء ماننا
ن اتخذوا احبارهم ورهبانهم اربابا من دون الله کا مصداق بننا ہے حضرت
کا ان الناس قد استعجلوا فی امر کانت لهم فیه اناة فلو امضيناه عليهم فامضاه
صاف کہہ رہا ہے کہ ایقاع طلاق مین تراخی ضروری چیز ہے جب لوگون نے ترک
ی کیا تو یہ حکم انھون نے از خود حسب ارادہ لو امضیناہ کے مصلحۃً للوقت نافذ فرمایا
پر کوئی دلیل قرآن و حدیث نبوی سے ان کے پاس نہیں تھی ہوتی تو فلو
یناہ نہین فرماتے اور بعد نافذ کر دینے اس حکم کے اپنی ندامت نہین ظاہر کرتے

حضرت ابن عمرؓ نے اپنی زوجہ کو حیض کی حالت مین ایک ہی مجلس مین تینون طلاقین
اکٹھی دیدین آخرکار حضرت عمرؓ کو معلوم ہوا تو وہ فوراً حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم
کی خدمت بابرکت مین پہونچے اور اِس واقعہ خانہ برباد کی حضور پرنور (روحی فدا)
کو خبر کی آپ اِس واقعہ کو سنکر سخت افروختہ خاطر و غضبناک ہوگئے او
فرمایا کہ عبداللہ کو حکم کردو کہ وہ اپنی زوجہ سے رجوع کرلین اور اگر اُنکو طلاق
ہی دینا منظور رہے تو اِس عنوان سے دین کہ اِس حیض کے بعد وہ پاک ہوجا
اور پھر دوسرا حیض اُس کو آوے اور اُس سے بھی پاک ہوجائے تو اُس طہر یا
مین قبل از جماع اُس کو طلاق دین یہی طلاق للعدۃ ہوگی جناب باری عز
یہی فرمان ہے اور آیت يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَاءَ فَطَلِّقُوهُنَّ لِعِدَّتِهِنَّ
پڑھ سنائی۔ ناظرین خیال کرین اگر مجرد ارسال ہی سے تینون طلاقین مغلظہ
واقع ہوتین اور منشا جناب باری عز اسمہ بھی یہی ہوتا تو پھر آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم ایسا صریح خلاف حکم باری دیدہ و دانستہ ہرگز وہرگز آپ نہین فرما
دیکھئے مہلت و تراخی بین الطلاقین کا حضور پرنور نے کسقدر خیال فرمایا کہ ابن عمرؓ
سے رجوع ہی کرچھوڑایا ہرگز اُس طلاق فی الحیض کو معتبر نہین سمجھا اور اگر بالفرض
آپ کا وہ حکم رجعت خطائی الاجتہادی ہوتا تب بھی اللہ رب العالمین اُس
خطائی الاجتہاد نبوی کے خلاف مین بغرض اصلاح ضرور کوئی آیت نازل فر
کہ یہ تمھاری اجتہادی غلطی ہے وہ تینون طلاقین جو بالارسال ایک ہی جلسہ
مین ایک ہی زبان سے دیدی گئیں تینون واقع ہوئین اور مغلظہ ہوئین اب و
عورت بغیر حلالہ کے اِس طلاق دہندہ بالارسال کے لیے نہین رہی یہ حکم صریحہ

روتھی مرد میدان تھے خالی زبانی کارروائی کی جیسی وقعت عند العقلا ہے سو معلوم
ہ نہین ایک ہی حدیث نبوی مرفوع وصحیح الاسناد نقل کیئے ہوتے تو خیر
چاکی لیہ بھی جاتی لیکن فضل الٰہی سے فقط آواز دہل ہی ہے رکانہ والی حدیث
سالی ولیل نہین ہوسکتی اور حضرت عمر رضی اللہ تعالے عنہ کی نسبت یہ کہنا
ون نے جب دیکھا کہ تتابع ایقاع طلاق اور کثرت وقوع طلاق سے تینون کا
ار نہین رہا تو طلاق ثلاث کو اپنے مدلول حقیقی پر محمول فرمایا یہ بھی محض
خانہ ساز بات ہے آب سنیئے مدلول حقیقی طلاق ثلاث کا عند الشارع
ں ہے جو مع التراخی ومہلت عدتہاے متعدد محدودہ مامورہ شرعیہ مین
ع کیجائین یہی وجہ وجیہ ہوئی کہ جس نے آخر کار حضرت عمر جیسے عالی فہم
روں کو اپنے ایک حکم نافذ کردہ سے رجوع کرنے پر پھیرلائی اور یہ اُن سے منہ چھوڑا
ہ سے اِس اجتہادی حکم کے جاری کرنے مین ضرور لغزش ہوئی اگر نفس الامر مین
ول حقیقی طلاق ثلاث کا وہی تھا تو پھر حضرت عمرؓ نے اظہار ندامت کیون کی کیا
لیا نے امر مین بھی پس وپیش کی نوبت آتی ہے ہرگز نہین اگرچہ اطلاق ثلاث کا
رد اُس مجموعہ طلاق ثلاث پر بھی لاریب ہوسکتا ہے جو بطریق ارسال مجلس
احد مین بقسم واحد انت طالق ثلاثہ یا بتکرار لفظ انت طالق انت طالق انت طالق کرکے
قع کیجائین اور یہ مدلول حقیقی لغوی ضرور ہے مگر مدلول حقیقی شرعی وہی ہے
جسکا بیان ابھی گذرا اب مؤلف الاحقاق کی یہ بات کہ اُس حکم پر حضرت عمرؓ کے
م صحابہ کا اتفاق ہوگیا اور سبھون نے اُسکو بلا نکیر منکر تسلیم کیا سراپا ہی
تا مانی بات ہے اگر اُس پر تمام صحابہ کا اتفاق ہوتا اور بلا نکیر منکر اسکو تسلیم کیو ہوتے

اور اِس حکم سے رجوع نہین کرتے حالانکہ رجوع اُن کا بطریق صحیح اُن سے مة
اور اِس قول سے حضرت عمرؓ کے یہ بات بھی معلوم ہوئی ایقاع طلاق مین م
وتراخی بین الطلقات ایک ضروری امر تھا کہ جس کے ترک پر اور جلدی
پر اُن کو غلاف گذرا اور یہ حکم سیاسی غیر شرعی محض مصلحۃ للوقت بربنا رہو
خویش خسروان دانند نافذ فرمایا۔ جاری کرنے کو تو کر دیا مگر پھر جب قرآن
کا خیال ہوا تو اپنے اِس اجتہادی وسیاسی حکم سے رجوع کیا اور باز آئے
ندامت کی کیون نہین وہ تو اللہ والے تھے۔ ڈرے کہ ایک حکم ناشدہ حکم
سے جاری کر دیا ہے اللہ پاک ہم سے پوچھیگا تو ہم کیا جواب دین گے
خیال کرکے پہلے حکم اجرائے تغلیظ سے باز آئے پہلے فقیہ سطے ہوا
دوسرے افرادامت کی تاویلات وتوجیہات ازخود تراشیدہ کی
خیال کرنا محض فضول وزیادہ ہے من یعش منکم بعدی فسیری اختلا
کثیرا فعلیکم بسنتی وسنۃ الخلفاء الراشدین المہدیین ہمکو ہاتھ پکڑکر اُس طرف
روکتا اور باز رکھتا ہے ہان یہ بات رہگئی کہ مولف الاحقاق نے یہ دعوی
کہ طلاق ثلث کا واحد ہونا عہدین مبارکین (نبوی وصدیقی) ونیز شروع عہد فا
مین مبنی علی التاکید تھا۔ پھر جب حضرت عمر نے یہ دیکھا کہ تتابع ایقاع ط
اور کثرت وقوع طلاق سے تینون کا اعتبار نہین رہا تو طلاق ثلث کو
مدلول حقیقی پر محمول فرمایا جس پر تمام صحابہ کا اتفاق ہوگیا۔ اور سبھون نے ا
بلا نکیر منکر تسلیم کیا۔ سو یہ دعوی اُن کا محض بے دلیل ہے ہان اگر مولف اا
کوئی حدیث ایسی نقل کرتے جو اُن کے دعوی مبنی علی التاکید پر نص صریح

معنی کے ساکورد کیا علیہ السلام ہرگز نہیں فرماتے تا اگر ایک غلطی و چوک ان سے ہو گئی
تھی مگر اس پر بغیظ و غضب فرمانا آواز دل ہماری کا رد نہ ہے کہ چونکہ ایک
ضروری امر کے خلاف کا ارتکاب ان سے ہو گیا تھا اسی واسطے بیتاب بغیظ
رسول اللہ ہوئے اور جابر ہو گیا کہ تم دراس عورت سے رجعت کرلیں اب
اس سے بڑھکر طلاق ثلاثہ دفعةً بدفعہ واحدة کے واحد رجعی ہونے کا ثبوت
ہمارے مولف الاستاق اور کیا چاہتے ہیں ایک اور روایت میں مسلم شریف کے
صاف موجود ہے کہ ابن عمر نے اپنی زوجہ کو تینوں طلاقیں اکٹھی دی
تھیں ان فاقہ ... ان ابن عمر طلق امراتہ ثلاثا وھی حائض
فامر ان یراجعہا یعنی حضرت ابن عمر نے اپنی زوجہ حائضہ کو تینوں طلاقیں
اکٹھی دیں تو آنحضرت صلعم نے ان کو رجعت کا حکم دیا۔ اور ظاہر بات ہے
کہ ایک یا دو طلاقیں تو رجعی ہوا ہی کرتی ہیں پھر ان کے دینے پر حضرت عمر حضور سرور
صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کیوں دوڑے جاتے ہیں کہ تینوں طلاقیں اکٹھی
انہوں نے حالت حیض میں دیں اور یہ امر الٰہی کے بالکل خلاف واقع ہوا
تھیں یہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ گھبرائے اور حضرت صلعم کو فوراً
سرکار دو عالم کو اس کی اطلاع دی کہ یہ تو بڑا ہے مورد ہوا اپنا گھر بگڑا
جاتا ہے۔ آخرکار جب حکم رجعت کا ابن عمر پر نافذ کیا گیا تو ان کی جان میں جان
آئی کہ بگڑا گھر پھر سدھر گیا۔ اور بعض روایت میں تطلیقۃ واحدۃ آیا ہے
جس کے معنی بھی ایکبارگی طلاق دینے کے ہیں یہ کسی روایت میں نہیں ہے
کہ انہوں نے صرف ایک ہی طلاق دی تھی۔ ہاں اگر کسی روایت میں انہ طلقہا

تو آج اس تحریر جانبین کی نوبت ہی نہین آتی حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ
حضرت عمرؓ کے خلاف فتویٰ دیا ہے اسکو تو مولف الاعتقاق [illegible] ہوئے صفحے مین [illegible]
لفظون مین لکھ ہی دیا ہے کہ گو حضرت ابن عباسؓ کا فتویٰ ہی ہو صحابہ کی
محققین اہل حدیث کے نزدیک ثابت ہے ناظرین الاعتقاق کا [illegible]
اس حکم حضرت عمرؓ پر تمام صحابہ کا اتفاق کیسے ہوا مولف الاعتقاق کی کون [illegible]
اب اس کا تصفیہ ناظرین ہی کے ذمہ ہے **سو** بات تو وہ [illegible] بنائی [illegible]
مگر تھی جو بگڑی ہوئی قسمت تو بنی خوب نہین **قولہ** [illegible] آیت [illegible]
ہوا کہ طلاق رجعی صرف دو ہی طلاق ہے۔ خواہ جلسہ واحد [illegible] ہو تو [illegible]
طہر مین ہو یا حیض مین الخ **اقول** یہ خواہ خواہ والی [illegible] مولف الاعتقاق کی [illegible]
و خراشیدہ ہے خیر یہ تفسیر اُن کی ہے اسلئے کوئی [illegible]
تفسیر بالرائے سے ہرگز خالی نہین **قولہ** [illegible] الخ اسی [illegible] سے جو [illegible]
قرآن مین مذکور ہے تراخی و مہلت بین الطلاقین کی ضرورت ہو اور طلاق [illegible]
تراخی و مہلت غیر مغلظ اور غیر موثر و معتبر ہو جیسا کہ مخالفین نے سمجھا ہے تو [illegible]
جس مین شہادات باللہ اربع مرات شرط ہے کل شہادتون کو تراخی [illegible]
مہلت کے ساتھ جلسات متفرقہ مین ہونا لازم ہوگا۔ حالانکہ لعان مین [illegible]
شہادات اربعہ بالاتفاق غیر معتبر و غیر ضروری ہے **اقول** ایقاع طلاقین
مہلت و تراخی بین الطلقات نہایت ضروری امر ہے اسکو ہم اوپر ثابت کر چکے ہین
اگر یہ مہلت و تراخی بین الطلقات ضروری چیز نہ ہوتی تو آپ حضور پرنور (روحی فداہ)
باوجود رحمۃ للعالمین ہونے کے حضرت ابن عمرؓ پر غیظ و غضب کیون فرماتے اور اس

انَ الصَّادِقِيْنَ فرمایا جس سے احتمال تراخی بین الشہادات نسیاً منسیاً
یا یہی وجہ ہے کہ لعان مین اسکا خیال نہین کیا گیا اور عویمر عجلانی کو شہادات
اربع مرات کی تحریص منجانب نبی صلعم نہین کی گئی لعان و طلاق مین اتحاد خیال کرنا
مولف الاحقاق کی بلند پردازی و عالی دماغی سے ہے لعان مین تراخی بین الشہادت
اگر غیر ضروری و غیر معتبر ہوئی تو کیا نقصان ہوا لعان و طلاق سے کیا تعلق دسرو کار ہے
یہان لعان مین منشا جناب باری عز اسمہ صرف اسیقدر ہے کہ لعان کنندہ
اپنی رویت کی تصدیق کے لئے مجلس شہادت مین حاکم کے سامنے شہادات
اربعہ کو ایک دو تین چار کرکے ادا کردے اور پانچوین بار صاف طریقہ سے کہدے
کہ اس معاملہ کی رویت مین مین جھوٹا ہوؤن تو مجھ پر اللہ کی پھٹکار اور اس
عورت ناکارہ تباہ روزگار ننگ خاندان سے الگ ہوجائے یہان لعان مین
تو افسوس و ندامت کا کسی طرح موقع ہی نہین ہے کہ جسکے لیئے تراخی مہلت
کی ضرورت پڑتی بخلاف طلاق کے کہ وہان ایسی مہلت و تراخی کی نہایت ہی
ضرورت و حاجت ہے غصہ و رنجش دور ہو اور آپس کی مفارقت و جدائی
شاق گذرے خانہ ویرانی کا خیال پیش نظر ہوجائے تو رجوع کرلین لعل اللہ
یحدث بعد ذلک امراً اسیکی طرف اشارہ کرتا ہے اور لعان مین تو
تفریق و بینونت کی مکروہ صورت ہی سامنے آکھڑی ہوئی ہے بھلا
غیرت مند آدمی کیونکر اس کو اپنی دونون آنکھون سے دیکھکر برداشت
کرسکتا ہے یہ لعان تو بدرجہ مجبوری اسکو کرنا پڑا ورنہ موقع پانے سے
تو اس کم بخت بد نصیب عورت کو جہنم رسید ہی توکردیتا اس معاملہ لعان و طلاقین

طلاقاً واحدۃً ہوتا تو لب جنبانی کی فی الجملہ گنجایش تھی سو نقل آتی -
ایسا کسی روایت مین نہین ہے بلکہ عبید اللہ نے جو نافع سے اُن طلاقہا -
واقع کردہ فی الحیض کی نسبت پوچھا ت کیا تو نافع نے بجواب عبید اللہ
واحدۃ اعتد بہا فرمایا جس سے صاف و صریح معلوم ہوا کہ حضرت عبد اللہ ابن عمر
نے اپنی زوجہ حائضہ کو تینون طلاقین مجتمعاً فی جلسۃ واحدۃ دی تھین جبھی
نافع نے عبید اللہ کے جواب مین واحدۃ اعتد بہا فرمایا اگر ایک ہی طلاق دی
ہوتی تو یہ جواب نافع نہین دیتے پس ان روایتون میں غور کرنے اور بنظر انصاف
دیکھنے سے کالشمس فی نصف النہار تابان و درخشان ہوگیا کہ طلاق ثلٰثہ
بغیر تراخی و مہلت واقع کردہ نفس الامر مین غیر مغلظہ اور غیر موثرہ و غیر معتبرہ
ہین اگر وہ طلاقین بااثر ہوتین تو حضور پر نور صلعم ابن عمر پر حکم رجعت جبر کیون نافذ
فرماتے ایک کام ناگہانی ہوگیا تو ہوگیا - سکوت اختیار فرماتے گذشتہ را صلوات
حضرت عمرؓ سے صاف فرما دیتے کہ ایک شدنی تھی ہوگئی جانے دو اب کیا کروگے
جاؤ صبر کر بیٹھو آپ کا وہ غیظ و غضب بے معنی نہین تھا آپ تو رحمۃ للعالمین تھے
بے معنی و بلا وجہ غیظ و غضب کیون فرماتے فتدبر باقی رہی یہ بات کہ لعان مین
تلفظ شہادات باللہ اربع مرات شرط ہے یہ مولف الاحقاق کی کج فہمی
ہے اگر ایسا ہوتا تو جس طرح اللہ رب العالمین نے باب طلاق
مین مرۃ بعد مرۃ کے استعمال کا خیال کر کے جو کہ مہلت و تراخی فیما بین الطلاقات
کو مقتضی ہے لفظ مرتان کا استعمال فرمایا ہے بیان لعان مین بھی لفظ مرات کا
ضرور استعمال فرماتا حالانکہ لعان مین صرف فشہادۃ احدہم اربع شہادات باللہ

علیہ الرحمۃ کے نزدیک مغلظ ہے حاشا وکلا امام بخاری علیہ الرحمۃ کا یہ مطلب ہرگز نہیں یہ مولف الاحقاق کی دیدہ دہنی ہے بلکہ امام بخاری نے جو آخر میں اسی باب من اجاز الطلاق الثلاث کے حدیث عائشہ صدیقہؓ کی لکھی ہے جسکو مولف الاحقاق نے اپنے رسالہ الاحقاق میں استدلالاً اپنے مطلب میں نقل کیا ہے اس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ امام بخاری علیہ الرحمۃ نے ان مجوزین ثلاث علی سبیل الارسال کی تردید کی ہے اسواسطے کہ وہ ثلاث ناقابل اعتبار ہو گیا الحمد للہ کہ اس حدیث عائشہ صدیقہؓ کی نقل سے امام المحدثین امام بخاری علیہ الرحمۃ [illegible] بھی معلوم ہو کہ مولف الاحقاق بخاری باب من اجاز الطلاق الثلاث کو بغور [illegible] دیکھیں اگر مولف اپنے دعوی میں سچے ہیں تو امام بخاری علیہ الرحمۃ کا خاص قول طلاق ثلاث بلفظ واحد کے مغلظ ہونے کا بخاری میں دکھلا دیں ورنہ دو گریبان ہونا ان کیلئے غالباً نامناسب نہیں ہوگا بیشک افسوس ہے کہ شاہزادہ صاحب نے سمجھے اس معرکۃ الآرا مسئلہ کے میدان میں قدم انداز ہوئے ۔ ہر کسے را بہر کارے ساختند کا خیال [illegible] مناسب نہ [illegible] منطقیت کی شہرت کیا کم تھی کہ الاحقاق لکھکر اپنے کو انگشت نما کیا مولف الاحقاق نے جو وجہ استدلال امام بخاری اپنے کو اجحدیث الباب [illegible] عجلانی یہ بیان کی ہے کہ حضرت عویمر عجلانی نے طلاق ثلاث دفعۃً واحدۃً تین طلاق مغلظہ بغرض تفریق وبینونت کے دی تھی جسپر آں حضرت صلعم کا سکوت ثبوت مدعا پر برہان قاطع ہے یہ کہنا ان کا محض خانہ ساز بات ہے یہ وجہ استدلال نہیں ہے اصل وجہ استدلال کو ابھی ہم نے اوپر بیان

[illegible] دونون کو ایک [illegible] اور [illegible]

[illegible] مولف الاحقاق کی [illegible] سے اور [illegible]

[illegible] قید وقوع طلاق کے لیئے ایک [illegible]

[illegible] جناب نبی [illegible] علیہ وسلم

[illegible] کی طرف [illegible] الا شعار بالرسالة [illegible]

[illegible] بیان [illegible] آران [illegible] سے فرموی [illegible]

[illegible] میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم [illegible]

[illegible] طلاق میں [illegible]

تراخی کیسے شرط ہو گی [illegible] امام بخاری [illegible] حدیث کو باب

وقوع طلاق ثلاثہ میں [illegible] استدلال کیا ہے [illegible]

استدلال [illegible] واحد [illegible] مسلمان

[illegible] صلی اللہ [illegible]

[illegible] **اقول** یہ [illegible]

مولف الاحقاق کی ہے اور عوام [illegible] اپنے رجوع جانے کی [illegible] امام

بخاری علیہ الرحمۃ کو اپنا ہم خیال مشہور کرنا [illegible] بخاری [illegible]

باب وقوع طلاق ثلاثہ بھی نہیں [illegible] الطلاق الثلاث

کتاب الطلاق میں البتہ [illegible] ہے کہ جن لوگوں نے

[illegible] ثلاثہ جلسہ واحدہ کو جائز [illegible] ان کی [illegible] منقول فی الباب

دلیل ہے [illegible] نہیں [illegible] ثلاثہ واقعہ [illegible] امام بخاری

پہلا واقعہ لعان کا تو یہی عویمر والا واقعہ ہے چنانچہ آپ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کا عویمر سے قَدْ اَنْزَلَ فِيكَ وَفِي صَاحِبَتِكَ فَاذْهَبْ فَأْتِ بِهَا فرمانا ہمارے مدعا کے ثبوت پر برہان قاطع ہے **پھر اگر کوئی یہ کہے** کہ جب عویمر کی طلاق مغلظہ نہین واقع ہوئی اور رلا یعنی وبیکار مانی گئی تو پھر حکم رجعت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے اُن پر کیون نہین نافذ کیا گیا تو **جواب** اُس کا یہ ہے کہ رجوع کر لینا طلاق دہندہ کی خواہش و رغبت پر موقوف ہوتا ہے لعان مین رجعت کا تو اختیار ہی باقی نہین رہتا جب خود طلاق دہندہ ہی کو اس کی خواہش و رغبت نہین ہے تو غیر آدمی کو کیا پڑی ہے کہ اس کو رجعت پر باعث کرے علاوہ براین عویمر والا معاملہ کچھ ایسا نہین تھا کہ جس مین فہمایش کی ضرورت سمجھی جاتی اور بجناب حضرت اسکی ترغیب دلا کر رفت وگذشت کرا دیا جاتا ابی وہ تو ایسا ناگفتنہ یہ معاملہ تھا کہ کوئی غیر تمند آدمی تو کیا ایک دیوث صفت آدمی بھی ایسے وقت مین ایسے ناعاقبت اندیش ننگ خاندان کے بوئی بوٹی اوڑا اڈالنے مین اغماض نہین کرتا بلکہ ایسا کر گذرتا بھلا حضور پرنور صلعم ایسے شرم ناک واقعہ مین عویمر کو رجعت کی کیسے فہمایش کرتے حالانکہ خود ہی اپنی روشنضمیری سے اس نابکار عورت کی شان مین لو رجمت احدا بغیر بینة لرجمت هذہ فرما چکے ہین پھر باوجود اس تیقن کے حکم رجعت کیونکر نافذ فرما سکتے تھے یہ سکوت آپ کا اس معاملہ عویمر مین دلیل اس بات کی نہین ہے کہ وہ ہر سہ طلاق واقع کردہ بفم واحد مغلظہ ہے جو کوئی ایسا خیال کرے تو اس کی خام خیالی ہے

کر دیا ہے کہ عویمر عجلانی نے بغرض تفریق و بینونت ہی تینون طلاقیں پڑہ دین
ایک ہی مجلس مین ہی طلاق ثلاثا کر کے دین مگر یہ کارروائی اُن کی عند النبی
صلی اللہ علیہ وسلم فضول خیال کیگئی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن سے
بہت پھرچے لفظون مین فرما دیا کہ یہ جو طلاق ثلاثا کہنا تمہارا لغو ہے بمجرد لعان
ہی سے تفریق و بینونت حاصل ہوگئی اور وہ عورت تمہاری زوجہ نہ رہی پھر
یہ جو طلاق ثلاثا کہنا تمہارا بیکار ہے فرمان نبی اور وحی فداہ لاسبیل لک
علیہا میری پوری تصدیق کرتا ہے سکوت فرمانا تو درکنار ہے پھر ثبوت
مدعا مؤلف الاحقاق پر برہان قاطع کیونکر ہوا بلکہ اسلئے اُن کے مدعا کی جڑ ہی
اوکھاڑ پھینکی بیچارہ عویمر نے اس فرمان لاسبیل لک علیہا کے بعد اپنے مال
(دین مہر) کا دعوی کیا تو وہ دعوی بھی اُن کا نہین سنا گیا اور کہدیا گیا کہ وہ تمتاع
کے بدلے تھا اس مین وضع ہوا عویمر چپ لگا گئے کچھہ نہ بولے قصہ ختم ہوا مؤلف
الاحقاق یہ تراش خراش صاحب احقاق کا کام نہین خاتم اور حضرت عویمر عجلانی
جو مجلس شہادت مین روبرو حضور پرنور صلعم کے یہ کارروائی کر گذرے فوراً
طلاق ثلاثا کہدیا تو محض ناواقفی اور ناداننگی سے کی اُن کو یہ مسئلہ کہ مجرد
لعان ہی موجب تفریق و بینونت بین الزوجین المتلاعنین ہے پہلے سے معلوم
نہین تھا اگر پہلے سے اُن کو معلوم ہوتا تو یہ حرکت نوریہ اُن سے ہرگز صادر
نہین ہوتی اور ان کو پہلے سے یہ مسئلہ کیونکر معلوم ہوتا ؟
تو ایسا کوئی واقعہ اسلام مین پیش نہین آیا تھا ہان اگر پہلے سے
کہین ایسا واقعہ اسلام مین واقع ہوا ہوتا تو خیر ایک بات تھی اسلام مین

ثالثاً اگر طلاق ابن عمر رض واقع ہوئی تھی تو آنحضرت صلعم نے یوں فرمایا
کہ وہ ایک طلاق ہے ..... رابعاً آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اسناد احسن سے
منقول ہے کہ آپ نے اس طلاق کو واقع نہ سمجھا چنانچہ ابن عمر رض کی یہ روایت
بطریق ابی الزبیر بہت محدثین نے مثل امام مسلم روایت کی ہے اور بطریق طاوس
بسند صحیح ابن عمر رض کا فتویٰ بھی منقول ہے کہ طلاق فی الحیض معتد بہ نہیں
...... اور ابن عبد البر کا یہ کہنا کہ ابی الزبیر کے سوا کسی نے یہ روایت نہیں کی
کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے طلاق ابن عمر رض کو معتد بہ نہ سمجھا ناقص ہے
ابو الزبیر کی متابعت کی ہے اور نافع کی متابعت کرنے والے بھی تعداد میں
کم نہیں ہے چنانچہ خود ابن عبد البر نے متابعت ابی الزبیر کو تمہید میں اقرار کیا ہے
مخفی نہ رہے کہ جواب اس صورت میں خیال کیا جاوے جبکہ ابن عمر رض
کی طلاق کا آنحضرت کی طرف سے شمار کیا جانا غیر مسلم اور نا ثابت سمجھا گیا ہے
اور اگر مان بھی لیں کہ آنحضرت صلعم نے ان کی طلاق فی الحیض کو شمار فرمایا تھا
تو اسکے دو جواب ہیں۔

جواب ۱ احتمال ہے کہ ابن عمر رض نے اپنی زوجہ کو بیک وقت تین طلاقیں
دی ہوں اسی لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک طلاق شمار فرمائی ہو (دیکھو صحیح مسلم)
جواب ۲ ہم تھوڑی دیر کیواسطے تسلیم کرتے ہیں کہ آنحضرت صلعم نے ابن عمر رض
کی ایک ہی طلاق الحیض کو معتد بہ جانا اور شمار فرمایا تھا لیکن [illegible]
یہ بھی عرض ہے کہ طلاق فی الحیض اس صورت میں غیر مشروع نہیں کیونکہ
آنحضرت صلعم نے اسکو شمار فرمایا وھذا ھو القیاس یا یہ کہ غیر مشروع ہے

[illegible] قول [illegible] سے موقع

[illegible] اس حدیث کو نقل [illegible]

امام بخاری [illegible]

[illegible] اقوال [illegible] امام بخاری

علیہ الرحمۃ نے اس حدیث [illegible] تعجب ہے

لکھا ہے اب شاہ امام بخاری نے اس حدیث سے [illegible] ہے کہ جو شخص اپنی

زوجہ کو قبل [illegible] طلاق دے [illegible] اس کی [illegible] تو وہ

عورت [illegible] نہیں ہو سکتی وہ طلاق رجعی ہے یہ شخص

اس عورت سے رجوع کرلے اور زوج و زوجہ بنے رہیں ایک مفہوم تو

یہ ہے اور دوسرا مفہوم یہ ہے کہ جو کوئی اپنی زوجہ کو تینوں طلاقین بالطلاق

[illegible] دیوے اور اس عورت نے دوسرے کسی شخص سے عدت گذرنے

کے بعد نکاح کرلیا اور اس دوسرے شوہر نے قبل از صحبت و جماع اس

عورت کو طلاق دیکر الگ کردیا تو اب یہ عورت اگر پہلے شوہر سے دوبارہ نکاح

کرنا چاہے تو نہین کرسکتی یہ دوسرا خاوند جس نے قبل از جماع طلاق دیکر الگ

کردیا ہے اب بے کھٹکے رجوع کرلے ہان اگر یہ دوسرا خاوند لذت گیر ہوچکے

اس عورت کو طلاق دیوے تو بعد گذر جانے عدت کے یہ عورت پھر

پہلے خاوند کے نکاح مین آسکتی ہے اپنی [illegible] کے لیے [illegible] باب

بخاری کو نقل کرکے اصل حدیث [illegible] کی مطلب کو [illegible]

کرتا ہون ملاحظہ فرماوین باب اذا طلقہا ثلاثا ثم تزوجت بعد العدۃ زوجا

اقول يجوز تخصيص القرآن بخبر [illegible]

المتواتر اتفاقا واما بخبر الواحد [illegible]

فالحق جوازه وبه قال الائمة [illegible]

الاربعة انتہی مختصرا [illegible]

پس آیہ کریمہ الطلاق مرتان الایہ خاص طلاق [illegible]

وہ بھی مرۃ بعد مرۃ کا۔ اس آیہ کریمہ سے تم طلاق فی [illegible]

واقعہ جلسہ واحدہ کا [illegible]

مین بھول گیا [illegible]

بارے مین حافظ ابن حجر عسقلانی بلوغ المرام [illegible]

بھی محمد بن اسحق مین جنبہ [illegible]

اس مقام مین [illegible]

ابن اسحق کے نام سے [illegible]

جواب [illegible] انکی روایت [illegible]

اعتبار کیا ہے تو پھر [illegible] ابن اسحق کے اعتبار مین شک کرکے

کامیاب ہوسکے۔ ابن اسحق کی توثیق شرح وبسط کے ساتھ قید الابحاث مین لکھی گئی ہے

قال صـ١٣ سطر١ اگر لفظ مرتان سے جو الطلاق مرتان مین مذکور ہے تراخی ومہلت

بین الطلاقین کی ضرورت ہو اور طلاق ثلاثہ بغیر تراخی ومہلت غیر مغلظ اور غیر

موثر ومعتبر ہو جیسا کہ مخالفین نے سمجھا ہے تو لعان مین جسمین بلفظ شہادات باللہ

اربع مرات شرط ہے کل شہادتونکو تراخی مہلت کے ساتھ جلسات متفرقہ مین ہونا

[illegible] طلاق فی الحیض میں وہ

[illegible] نہیں ہوگا اور مستثنیٰ نہیں ہوگا

[illegible] حضرت عمرؓ اور تطلیقہ کا ایک

[illegible] بھی جو ان کی تعیین ہے اور

[illegible] ہے کہ طلاق ثلاثہ واقعہ جلسۂ واحدہ

[illegible] حدیث صحیح تو کجا حسن بھی پیش نہیں کرسکتے

[illegible] آنحضرت نے طلاق ثلاثہ واقعہ جلسۂ واحدہ کو مغلظ فرمایا اگر ہے تو پیش

[illegible] نہیں کہ طلاق ثلاثہ واقعہ جلسۂ واحدہ کو واحدہ حقیقی [illegible]

حقیقتہ الامر یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہرگز ابن عمرؓ کی طلاق فی الحیض کو شمار نہیں فرمایا تھا اور ہمارا اسی پر ایمان ہے اور یہی میرا عقیدہ ہے کہ آیت کریمہ فطلقوھن لعدتھن کی مخالفت لازم آتی ہے اور آنحضرت حکم قرآن مجید کی مخالفت نہیں کرسکتا ہے لانہ لایوجد بالاستقراء علی الصحیح

غرض میرا مذہب یہی ہے کہ طلاق فی الحیض واقع نہیں ہوتی ہے اس لئے طلاق اور مطلقہ کبھی عدۃ کا شمار نہ کرنے لگیں بلکہ چاہئے کہ یہیں اور یہیں

المجمل آیت الطلاق مرتان الایہ کے عموم کی نافی اولاً تو آیت فطلقوھن لعدتھن ہے ثانیاً احادیث نبویہ متعلقہ ابن عمرؓ و عبد یزیدؓ و رکانہؓ اس عموم کی مخصص ہیں

اعتراض دلیل ظنی (حدیث یا خبر واحد) سے دلیل قطعی (قرآن مجید) کی تخصیص ناجائز ہے۔

جواب معترض کا قول محض غلط ہے قاضی عضد الملۃ والدین مختصر الاصول

في زمانين وهذا [illegible] اهل الحديث
انه غلط وانه لم يقع الاشتقاق
الا مرة واحدة ولكن هذا
وامثاله فهموا من قوله مرتين مرة
الزمانية اذا عرفت هذا فقوله
نؤتها اجرها مرتين وقوله يؤتون
اجرهم مرتين اي ضعفين فيؤتون
اجرهم مضاعفا وهذا ممكن اجتماع
المرتين منه في زمان واحد
واما المرتان من الفعل فمحال
اجتماعهما في زمان واحد
فانهما مثلان واجتماع المثلين
محال وهو نظير اجتماع حرفين
في آن واحد من متكلم واحد انتهى
زاد معاد صفحہ ٢١٤ جز ١ اغاثة اللهفان
مصریہ صفحہ ١٦٣۔

مرة اور مرتین اور [illegible] میں
مرتین اور ایسے [illegible] دین مقامات
اہل [illegible] والدین لم یبلغوا الحلم منکم ثلاث
مرات [illegible] مقامات میں [illegible]
فعل میں [illegible] اور [illegible]
مرتین اور یؤتون اجرهم مرتین
سے ذات اجر انسانی دو چند ثواب [illegible]
جیسے ایک شخص کو آنحضرت صلعم [illegible]
میں چاہے دو گنا کر دے گویا [illegible]
اور [illegible] کہ ایسے شخص [illegible]
دو بار [illegible] ہوا [illegible]
[illegible]
[illegible] ایسے مرتین کا ایک وقت میں جمع ہونا ممکن ہے
مگر مرات یا مرات فعل میں ہونا انکا ایکبارگی
ثابت ہونا محال ہے جیسے ایک متکلم کا ایک آن میں دو حرف
ادا کرنا محال ہے کما لا یخفی۔

اور کشاف۔ مدارک فخر الاسلام اور تفسیرات احمدیہ میں ہے کہ طلاق شرعی یکے

التطليق الشرعي تطليقة بعد تطليقة
على التفريق دون الارسال ولم يرد

[illegible] دیگرے ہے جو دفعتاً نہ ہو اور مرتین
سے دو طلاق مراد نہیں ہیں بلکہ دو بار طلاق

[illegible] مرتین تراخی [illegible] بالاتفاق [illegible]
فاضل بہاری [illegible] ہے [illegible] منقول ہے
[illegible] لاجواب اللغات [illegible] ہاتھ دیا تھا چونکہ فاضل
بہاری سے لا اللغات [illegible] ہوئے تو اس خدمت ہونے پیش کرتے بلکہ لاحقاً
[illegible] لکھے [illegible] رسالہ اللغات ماہ رمضان المبارک [illegible] ہجری میں طبع
ہوکر شائع ہوا اور فاضل بہاری نے [illegible] دیکھا یا میرے ایک
دوست [illegible] تنبیہ ہوکر [illegible] فاضل بہاری سے نظر سے گذرا
[illegible] لیکن لاجواب پالکی [illegible] فضول باتین لکھکر مصنفین کی فہرست
مین شامل ہوگئے واللہ اعلم۔

[illegible] لفظ مرتین تراخی و [illegible] لطافتین پر [illegible] دال ہے

ولا نقل العرب في نعتها وقوع
المرتين الا متعاقبتين وان المرتين
والمرات يراد بها الافعال تارة و
الاعيان تارة واكثر ما يستعمل في الافعال
واما الاعيان فكقوله في الحديث
انشق القمر على عهد رسول الله صلعم
مرتين اي شقين وفلقتين وقد خفي
هذا على من لم يحط به علما زعما
ان الانشقاق وقع مرة بعد مرة

لغات عربیہ مین لفظ مرتین اسی چیز کے
واسطے مستعمل ہے جو [illegible]
کرکے پایا جاوے [illegible] رسال کی
صورت پر اطلاق مرتین کا نہیں ہوگا
[illegible] کہ مرتان سے کبھی افعال
مراد ہوتے ہیں اور کبھی ذات [illegible]
[illegible] استعمال افعال مین ہوتا ہے
ذات مین [illegible]
[illegible] فی کل علم

فراق ہی مقصود اعظم ہے بخلاف طلاق کے کہ اسمین بھی افتراق گو نہ مراد لیا جاتا ہے
مگر ایقاع طلاق کے بعد ندامت بھی ضرور ہوتی ہے اور یہی نکتہ ہے طلاق ثلاث
مین تراخی اور مہلت کے ضروری ہونیکا۔

بنابرین وجوہ ثلاثہ فاضل بہاری کا یہ قیاس مع وضوح الفارق ہے۔ جی چاہتا
تھا کہ اس جگہ ناظرین کی دلچسپی کیلئے ایک چلتے شاعر کا شعر لکھدون مگر محض پاس
ادب کرکے فاضل بہاری سے یہ التماس کرتا ہون کہ اعتراض ذیل کا جواب باصواب
آپ کیا دینگے۔

اعتراض جب آپ لفظ مرتان سے طلاق مین تراخی اور مہلت ضروری نہین
مانتے مین اور لعان کو اسکے مقابلہ مین پیش کرتے ہین تو یہ بتائیے کہ آپکے نزدیک
تو اگر کوئی شخص اپنی زوجہ کو انت طالق ثلاثا کہے تو طلاق مغلظہ ہوجاتی ہے
کیا ملاعن اشهد بالله اربعا انی لصادق کہے تو آپ چار مرتبہ گواہی [illegible]
شمار فرمائینگے [illegible]

اگر اثباتا جواب ہے تو [illegible] اور اگر نفیا جواب ہے [illegible]
پیش کردہ حدیث آپ ہی کے [illegible] باطل ہو جائیگا فتامل تدبر

قال ص ۵ ـ سے علاوہ اسکے طلاق کنایہ بحث الشیخ [illegible]

قول [illegible] معلوم کہ فاضل بہاری نے اس موقعہ مین طلاق کنایہ [illegible]
بحث یہ کیون ذکر کیا ہے۔ خاکسار کا خیال ہے کہ فاضل بہاری نے [illegible]
صاحب الغیاث کی تقلید کی ہے اور صاحب الغیاث کی عبارت کی [illegible]
مین تردید ہوچکی ہے تاہم مناسب مقام التماس ہے کہ انت طالق ثلاثا کو [illegible]

[illegible] طلاق ثلث [illegible]

[illegible] صادق [illegible] طلاق [illegible]

[illegible]

[illegible] مرتان [illegible]

یجوز ان یراد بمرتان دون تثنیتین ثلاثة [illegible]
[illegible] الصنفین [illegible] مرتان
[illegible] بالاشارة
[illegible] للجنس فکان القیاس
ان لا [illegible] الطلقتین المجتمعتین
معتبرة شرعا اذ لم یکن الطلقتین
معتبرة لم یکن الثلاث معتبرة
بالطریق الاولی (تفسیر مظہری)

اس بات پر دال ہے [illegible] طلاق
[illegible] کو ذکر کیا ہے
کا طریق ہوا اور اشارہ ہے عدد کیطرف
اور لام جنس کے لیے ہے [illegible]
مجموعی [illegible]
دو طلاقین معتبر نہین تو تین طلاق بطریق
اولی معتبر نہ ہوگی
پس [illegible] ثابت ہوا [illegible]

اور [illegible] پر دال ہے تو پھر طلاق ثلاثہ مین [illegible]
بلادلیل و انکار بلا تاویل ہے فتدبر

اور فاضل بہاری کا مسئلہ لعان کو ذکر کرنا حیرت انگیز اور تعجب خیز ہے کیا انکو معلوم
نہین ہے کہ آیت طلاق مین الطلاق مرتان موجود ہے اور آیت لعان مین
فشہادة احدھم اربع شہادات باللہ کے ساتھ اربع مرات کا ذکر نہین ہے اور کیا
انکو معلوم نہین ہے کہ آیت طلاق مین الفاظ طلاق [illegible] مذکور نہین ہین اور
آیت لعان مین الفاظ شہادات اربعہ کے مذکور ہین علاوہ [illegible] لعان مین

دیادہ گوئی ہے اب اگر مولف الاحقاق کی مان لیجاے تو جب اس یادہ گوئی مولف موصوف کے نعوذ باللہ من ذلک حضرت ابن عباس خارق اجماع ٹھہرے اور لوگونکو برخلاف اجماع وجمہور کے فتوی دیکر مرتکب فعل حرام و گناہ کبیرہ زنا کا بنا دیا آپ بھی گئے اور جہان کو بھی ڈھو یا کا مصداق سبنے مولف الاحقاق نے حضرت ابن عباسؓ براد عموی رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کی اور اُن کے اتباع کی اچھی تنظیم و توقیر کی آفرین باد برین ہمت مردانہ او - اور ظاہر ہے کہ حضرت بن عباسؓ کے فتوے پر عمل کرنے والے اشخاص کی تعداد ایک دو نہین بلکہ سیکڑون ہزارون ہوگی کیونکہ یہ فتوے اُن کا برابر جاری رہا اب یہ سب کے سب نعوذ باللہ سب قول مؤلف الاحقاق حرام کار و زانی ٹھیرے واللہ اس بات سے رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہین شکر ہین اونسٹ بدنام رافضی گنے جاتے ہین افسوس سنیون کی زبان سے ایسی بات نکلے اب کس منہ سے رافضیون کو جواب دیا جائیگا اللہ ہملو گون کو ادب نصیب کرے آمین ثم آمین اور یہ بھی ضرور نہین کہ وہ عمل کرنے والے سب کے سب محض عوام ہی لوگ ہون خواص بھی ضرور ہون گے اور یہ حضرات عالمین غالباً صحابہ و تابعین ہی ہونگے پھر باوجود اقرار ثبوت فتوے حضرت ابن عباسؓ اور تعامل الناس علیہا کے اجماع اجماع کا وظیفہ رٹنا بلند پردازی نہین تو اور کیا ہے اور اسپر طرہ یہ کہ خود ہی اس مسئلہ مین اختلاف علمائے سلف و خلف نووی اور عینی سے نقل کرین اجماع و اختلاف کا اجتماع

اور مجتہد نے تو تعین یا اپنی طرف سے شافعی بن حسن طلاق ثلاثہ مین ثمرہ نہین
لیا ہے اور بفرض باطل اگر اسی سے ثمرہ لیا ہے تو اسکی غلطی ہے اور جس فقرہ
مین انت طالق ثلاثا کی تصریح ہو اسکو ثلاث طلاق کہنا غلط ہے فقط
قال صفحہ ۹ امام بخاری نے اس حدیث کو باب من جوز الطلاق الثلاث مین لاکر
اسکے مغلظ ہونے پر استدلال کیا ہے وجہ استدلال یہ ہے کہ حضرت عویمر
عجلانی نے مجلس واحد مین تین طلاق مغلظہ یعنی تفریق ... دی تھی
جس پر آنحضرت نے سکوت فرمایا ثبوت مدعا پر یہ بات قاطع ہے
قلتُ فاضل بہاری کا یہ قول ... ہے جسکا جواب
رسالہ الثلاث صفحہ ۹ مین نہایت بسط کے ساتھ ہو چکا ہے لیکن خاکسار تھوڑی
تغیر کے ساتھ مناسب مقام سمجھتا ہے کہ اس قول مین فاضل بہاری سے بڑی
غلطی یہ ہوئی ہے کہ انہون نے صحیح بخاری مین باب وقوع طلاق ثلاثہ کا
حوالہ دیا ہے حالانکہ آج تمام اسلامی دنیا مین صحیح بخاری باختلاف نسخ موجود ہے
لیکن کسی مین اس باب کا نام و نشان تک نہین ہے ہان البتہ صحیح بخاری مین یہ مضمون
باب من اجاز طلاق الثلاث سے طلاق ثلاثہ کے جائز ہونیکا بیان
اب کسی نسخہ مین اجاز ہے اور کسی مین جوز ہے اس سے صاف معلوم
ہوتا ہے کہ نفس ایقاع طلاق ثلاثہ دفعتًا مین اختلاف ہے حنفیہ کہتے ہین کہ
دفعتًا تین طلاق دینا جائز ہے اور شافعیہ کہتے ہین کہ مباح ہے کما ھو
مصرح فی اسفار القوم۔
الجملہ امام بخاری نے شافعیہ کی تائید مین تین حدیثین ذکر کی ہین انمین سے حضرت

اور ابو حنیفہ وغیرہم حضرات علما مغلظہ کے قائل ہین لیکن بمقابل انکے طاؤس اور محمد بن اسحاق اور ابن مقاتل اور حجاج بن ارطاۃ اور فرقہ ظاہریہ وغیرہم حضرات علما واحد رجعی کے قائل ہین یہ سب حضرات علما علامہ عینی کے مانے ہوئے ہین اور تعداد جانبین کی بھی برابر ہے پھر کیا وجہ ہے کہ اوزاعی نخعی اور ثوری کی بات تو مان لین اور طاؤس اور محمد بن اسحاق وحجاج بن ارطاۃ اور ابن مقاتل کی بات ماننے مین رودر بغل ہون اجی ہر ایک قائلین کے دلائل مین غور وتامل کرنا بہت مناسب ہے جسکی دلیل قوی ہو وہ بیشک قابل قبول ہے یہ علامہ عینی کی جانب داری وپاس مذہب ہے کہ قائلین واحد رجعی پر بلا دلیل بین حکم مخالفت لاہل السنۃ جاری کردیا حالانکہ سچے اہل سنت وہی ہین اس کا خود علامہ عینی کو اقرار ہے اور صاف لکھتے ہین واحتجوا علی ذالک بما رواہ مسلم من حدیث طاؤس ان ابا الصہباء قال لابن عباس اتعلم انما کانت الثلاث تجعل واحدۃ علی عہد النبی صلی اللہ علیہ وسلم وابی بکر وثلاثا من امارۃ عمر فقال نعم باوجود اقرار احتجاج بالحدیث کے مخالف لاہل السنۃ کہنا جانب داری نہین تو اور کیا ہے اور جنکی نسبت محض اپنی گاوزوری سے لایجوز علیہم التواطو علی تحریف الکتاب والسنۃ لکھتے ہین فضل الٰہی سے بالکل میدان خالی ہے مؤلف الاحقاق کو ناگوار معلوم ہو تو علامہ عینی کی طرف سے ہو کر اوزاعی اور نخعی اور ثوری وغیرہم علماء قائلین بالثلاث کی دلیل قرآن وحدیث سے پیش کرین ورنہ واحد رجعی کے

ایک نیا اجتماع عندین مولف الاحقاق دکھلا رہے ہین اسی کا نام ہی منطق ہے
قولہ صفہ ۳۱ الحاصل جمہور صحابہ کرام اور تابعین وتبع تابعین وایمۂ
مجتہدین اور ایمۂ اربعہ امام اعظم ابو حنیفہ امام شافعی وامام احمد بن حنبل
وامام مالک وامام بخاری وغیرہم اہل سنت والجماعت کل اہل تحقیق کا
یہی مذہب ہے کہ تین طلاق ایک ہی جلسہ مین تین طلاق مغلظہ ہے
جیساکہ آیت مذکورہ واحادیث مرفوعہ مذکورہ وغیرہا من الاحادیث کا
مفاد ہے۔ **اقول** صرف اس لکھ دینے سے کام نہین چلتا دوات قلم
اپنے ہاتھ مین ہے قلم اٹھایا اور اپنی من مانی بات لکھدی مردانگی تو
اسکا نام ہے کہ ان حضرات مرقوم الصدر سے بسند صحیح متصل انکا
مذہب نقل کر دکھلا دین صرف ایرے غیرے کے لکھ دینے پر منہ پھاڑ پھاڑ کر
یہ کہنا کہ جمہور صحابہ کرام اور تابعین وتبع تابعین الی قولہ کل اہل تحقیق کا یہی
مذہب ہے کہ تین طلاق ایک ہی جلسہ مین تین طلاق مغلظہ ہے محض
تقلید جامد ہے جو بالکل زبون ہے یہ تو ایک موٹی بات ہے کہ اگر یہ مسئلہ
متفق علیہا ہوتا تو مولف الاحقاق کو لب کشائی کی طاقت بھی ہرگز نہین
یہ مولف الاحقاق کی محض زیادتی ہے کہ جمہور صحابہ کرام اور تابعین
وتبع تابعین الخ لکھ دیا اور اس دعوے پر اپنے علامہ بدر الدین عینی
کی تحریر پیش کی حالانکہ اُس مین جمہور صحابہ کا تذکرہ نہین ہے ہان مذہب
جماہیر العلماء من التابعین ومن بعدہم البتہ لکھا ہے جس سے معلوم ہوا
کہ جمہور صحابہ کا یہ مذہب نہین ہے مان لیا جاوے کہ اوزاعی نخعی اور ثوری

معرکۃ الآرا کے میدان مین قدم ڈالا ہے اور انصاف کا خیال واقعی ہے تو حضرات
قائلین وحدت کی تحریرات کے دیکھنے سے انشاء اللہ تعالے آنکھیں کھل جائیگی
اور اگر آنکھین لکیر کے فقیر بنے رہے تو وہی ڈھاک کے تین پات کہے جائین گے
قولہ ص۔ طلاق ثلث جلسہ واحدہ مین طلاق مغلظہ ہے برابر سلف خلف مین
اسی پر عملدرآمد ہے **اقول** طلاق ثلاثہ واقعہ جلسہ واحدہ مغلظ نہین ہے۔
بلکہ واحد رجعی ہے مغلظہ کہنے والون کے پاس کوئی پکی دلیل قرآن وحدیث
سے نہین ہے جو جو دلیلین اُن کی ہین وہ مکڑی کے جال سے بھی بہت زیادہ
کمزور ہین یا فقط اپنی من مانی بات ہے۔ کل عہد نبوی مین تا زمان رحلت سرورؐ
از دنیا اور کل عہد صدیقی مین بھی اسی طرح اور زمان خلافت عمرؓ مین تین
برس تک یک قلم اسی پر عمل درآمد برابر بلا خلاف چون وچرا احدے
رہا کہ جو کوئی اپنی زوجہ کو تین طلاقین بلفظ واحد یا بجلسہ واحدہ بتکرار لفظ
انت طالق انت طالق دیدے تو وہ واحد رجعی گردانی جاتی
تھی اس پر کسی فرد بشر کو اُسوقت لب جنبانی کی طاقت نہین تھی اور
[illegible] ابن عباس رضؓ برابر اسی پر فتوی دیتے رہے (حضرت عمرؓ کے
حکم کا ذرا بھی خیال نہین کیا اسکا مولف الاحقاق کو اقرار بھی ہے اور
مان ہی چکے کہ اُن کا فتوی بھی جمہور صحابہ کی طرح پر محققین اہل حدیث کو
نزدیک ثابت ہے ہان حضرات صحابہ کے بعد اُن کے ورے کے
لوگون مین البتہ اختلاف پڑا مگر اُن سلف مین سے بھی طاؤس۔
اور محمدؒ بن اسحاق اور حجاج بن ارطاۃ اور ابنؒ مقاتل اور فرقہ ظاہریہ

قائل ہو جائیں اگر یہ کہیں کہ آیت الطلاق مرتان اور حدیث عویمر عجلانی اور حدیث عائشہؓ و حدیث رکانہ دلیل ہے تو جواب یہ ہے کہ انہیں آپ نے غور و تامل کو راہ نہیں دیا ہے ورنہ ان کو اپنے دعوی کی دلیل نہیں گردانتے اس واسطے کہ ان احادیث میں کوئی الفاظ ایسے نہیں جو طلاق ثلاثہ واقعہ جلسہ واحدہ کے مغلظ ہونے پر دال ہوں مؤلف الاحقاق اپنے قصور فہم سے جو کہیں عویمر کے طلاق اور عبد الرحمن بن الزبیر اور رکانہ بن عبد یزید کی طلاق کے متعلق گفتگو اوپر گذر چکی اوزاعی اور نخعی اور ثوری وغیرہم حضرات علما نے ان احادیث سے اس مسئلہ خاص میں استدلال نہیں کیا ہے یہ مؤلف الاحقاق کی اپنی طبیعت کی تیزی ہے خلاصہ یہ کہ یہ اختلافی مسئلہ ضرور ہے اپنے اپنے میلان و رجحان طبع کی طرف ہر شخص زور دیتا ہے واحد تیجی کے قائلین کی تعداد تو لا تعد و لا تحصی ہیں اور اسی پر عہد نبوی اور عہد صدیقی میں برابر بلا نکیر منکر اجماع کل صحابہ کا رہا اس کو مؤلف الاحقاق مان ہی چکے ہیں مگر یہ لگاتے ہیں کہ مبنی بر تاکید تھا خیر عمل در آمد تو ضرور تھا اس کا انکار مکابرہ ہے اور تین برس تک برابر خلافت حضرت عمرؓ میں بھی اسی پر عمل رہا اب مؤلف الاحقاق یہ بتلا دیں کہ یہ اجماع عہد نبوی اور صدیقی کو کون مانع ہے حضرت عمرؓ کے اس سیاستی حکم کو یہ تسلیم نہیں کہ اس قدیم اجماع میں دست انداز ہوتی وجہ ہوئی کہ حضرت عمرؓ نے اپنے اس سیاستی حکم کی بہ تردید کردی غیر مؤلف الاحقاق نے اس مسئلہ

ایسی طلاق سے بہ واحد رجعی ہونے کے قائل ہیں اور ان کے علاوہ ان گنت حضرات علماء محققین محدثین من اہل السنۃ والجماعت اسی کے قائل و مفتی ہیں اگر برابر سلف و خلف میں مغلظہ ہونے ہی پر عملدرآمد ہوتا جیسا کہ مولف الاحقاق لکھ رہے ہیں تو پھر اُن کے جانب دار علامہ بدرالدین عینی بذیل ترجمہ باب من اجاز الطلاق الثلاث امام بخاری کے ان من السلف من لم یجز وقوع الطلاق الثلاث فیہ خلاف مذہب طاؤس و محمد بن اسحاق و حجاج بن ارطاۃ اور ابن مقاتل والظاہریہ الی ان الرجل اذا طلق امرأتہ ثلاثا فانما وقعت علیہا واحدۃ واحتجوا علی ذالک بما رواہ مسلم من حدیث طاؤس ان ابا الصہباء قال لابن عباس اتعلم انما کانت الثلاث تجعل واحدۃ علی عہد النبی صلی اللہ علیہ وسلم وابی بکر و ثلاثا من امارۃ عمر فقال نعم کیوں فرماتے یہ عبارت صاف بیان کر رہی ہے کہ سلف ہی سے اس میں خلاف ہے طاؤس وغیرہ علماء سلف مرقوم الصدر واحد رجعی کے قائل ہیں اب مولف الاحقاق کو اختیار ہے کہ اطلاق مذکورہ اپنا واپس لیں یا علامہ عینی پر وارد کریں مولف الاحقاق اس عبارت مرقومہ بالا کو علامہ عینی کے اپنے خلاف مدعا معلوم کر کے یکدم فرد خورد کر دیا چہ خوش این کار از تو آید و مردان چنین کنند **قولہ** حتے کہ امام المحدثین امام بخاری علیہ الرحمۃ کا بھی یہی مذہب ہے اور بخاری شریف میں خاص کر اس پر چند احادیث

وغیرہ مغلظہ و مساہی بدعت کا ثابت ہے اقول امام المحدثین امام بخاری
علیہ الرحمۃ کا مذہب ہے اسکو ہم جو چاہتے ہیں کہ اُنکا ہے یہی ثابت
کہ یہ بات کہ طلاق ثلاثہ دفعۃً باعث ... مغلظہ ہوتی ہے بلکہ امام
بخاری علیہ الرحمۃ نے ان احادیث سے نو عدم ... سے
استدلال کیا ہے بخلاف الاحقاق کی غرض نا شناسا بات ہے
وہ یا غلط وہ سند ربط ان دو حدیثوں کو امام بخاری نے جو باب من
اجاز الطلاق الثلاث میں لایا ہے ان میں اسکا کوئی پتہ نہیں
کہ طلاق ثلاثہ واقعہ بلفظ واحد مغلظہ ہے حاشا و کلا اگر وہ ہوتا ہے
نہیں بس کا جی چاہے بخاری مطبوعہ انصاری کا نپور جلد ثانی کتاب الطلاق
باب من اجاز الطلاق الثلاث کے صفحہ ۷۹۱ دیکھے اب ہم کہتے ہیں کہ
امام بخاری علیہ الرحمۃ نے ان دونوں حدیثوں مرقومہ فی الباب
(۱) عویمر عجلانی (۲) حدیث تمیمہ بنت وہب منکوحہ اول رفاعہ قرظی کو
ان لوگوں کا جو کہ ایقاع طلاق ثلاث کو مجتمعا جائز رکھتے اور مغلظہ
شمار کرتے ہیں رد کیا ہے مؤلف صاحب نے بخاری شریف کے
دونوں حدیثوں مرقومہ و منقولہ فی الباب میں مطلقا غور و تامل نہیں کیا
صرف لفظ ثلاثہ کا دیکھکر ایک وجد میں آگئے اور جھومنے لگے اور بساعۂ
ثلاثہ مغلظہ کا قائل شروع کر دیا اور یہ نہیں خیال کیا کہ عویمر عجلانی
طلاق ثلاثہ بعد فراغ از لعان اگر قابل اعتبار ہوتا تو پھر حضور صلی اللہ
علیہ وسلم اس کو لا سبیل لک علیہا کہہ کر کیوں چپ کرا دیتے الی آخرہ

من ضحک ضحک بہت سچا قول ہے موافقت الاخلاق کی تو اسطرح سے
آپکی عادت نہین تھی مگر کلکتہ کی بعض صحبت نے آخر اس زبون رنگ مین رنگ
ہی ڈالا افسوس کا مقام ہے سچ ہے۔ گر نشیند فرشتہ با دیو - وحشت آموزد
وخیانت و ریو ع صحبت صالح ترا صالح کند - صحبت طالح ترا طالح کند -
اللہم احفظنا من الجلیس السوء **قولہ** ۱۹ الخ تحقیق وتفصیل اس مقام
کی یہ ہے کہ تین کا ایک ہونا محض حکم شرعی نہین ہے عہد مبارک مین آنحضرت
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالے عنہ کی اور
کچھ مدت بعد بھی تین طلاق ایک قرار دیا جاتا تھا اسکی بنیاد تاکید کی
نیت پر تھی ورنہ انفکاک المدلول عن الدال لازم آویگا کیونکہ طلاقات
ثلاثہ کا مدلول ثلاثہ مغلظہ ہے **اقول** تحقیق وتفصیل اس مقام کی یہ
ہے کہ وہ تینون طلاقین واقعہ بمجلس واحدۃ واحدہ بھی شرعی
نہین آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حکم سے ایک گردانی
جاتی تھین انہین کبھی نہ تھی کہ رائے واجتہاد کو ہرگز دہرانیے مداخلت
نہین تھی ایسا خیال کرنا بالکل خام خیالی وشکست خاطر ہے وہ لوگ محض
متبع الہوی نہین تھے انکی باگ شریعت محمدیہ کے قبضہ اقتدار مین تھی
رات دن وہ اللہ ورسول ہی کی رضا جوئی مین مصروف رہتے
تھے انکی اس کارروائی پر آیہ یبتغون فضلا من اللہ و
رضوانا شاہد عدل ہے بھلا جنکی شان ایسی اعلے وارفع
ہو وہ اپنی من مانی بات پر ایسے تلے رہین -

تمیمہ بنت وہب سے کہ زوج ثانی عبدالرحمن بن زبیر کے طلاق ثلاث کا
اعتبار فرماتے تو پھر تمیمہ بنت وہب لا حتی تذوقی عسیلتہ ویذوق
عسیلتک کیون فرماتے بلکہ صاف فرمادیتے کہ اب تم رفاعہ زوج اول سے دوبارہ بطیب خاطر بلا
وسواس بصد شوق رجوع کر لو اب عبدالرحمن بن زبیر زوج ثانی سے
تمھارا ناتا زوج اور زوجیت کا جاتا رہا اُس نے تمھین طلاق دیدیا تم
رفاعہ کے لئے حلال ہوگئین حالانکہ آپنے تمیمہ بنت وہب سے ایسا
نہین فرمایا پھر یہ حدیث عایشہ طلاق ثلاثہ واقعہ بجلسۃ واحدہ کے مخلط
ہونے پر کیونکر دلیل ہو سکتی ہے جناب من خالی بخاری کی صورت
دیکھ لینی اور ورق گردانی کر لینی دوسری چیز ہے اور اس کے
احادیث مین غور و تامل کی نگاہ سے نظر ڈالنی اور تہ کو پہونچنا اور
چیز مؤلف الاحقاق خدا کے واسطے ذرا بخاری باب من اجاز الطلاق
الثلاث کے دونون حدیثون عویمر و عایشہؓ مین پھر سے نظر ڈالین
اور غور کرین اور انصافاً اللہ پاک کو حاضر و ناظر جان کر بلا تعصب
و جانب داری فرمائین کہ حق کس کے جانب ہے واللہ اگر دلدادہ
تحقیق حق واحقاق ہون گے تو ضرور پکار اٹھین گے کہ حق بجانب تست
داذ لا فلا مولانا بخاری کے وظیفہ کا نتیجہ دیکھا معلوم ہوتا ہے کہ مولانا
نے بخاری شریف کو صرف گھوڑ دوڑی کی دوڑ کی طرح تمام کر ڈالا ہوگا
اسی واسطے اُس کے حدیث کے مضمون فہمی سے دور پڑے اور قاصر رہے
چہ خوش گفتہ ہم الزام انکو دیتے تھے قصور اپنا نکل آیا دالمضمون ہوگیا

گرانے کا کوئی اعتبار نہین کیا گیا اگرچہ دائن و مدیون دونون فارغ نشین ہو گئے اسی طرح شارع علیہ السلام نے اس معنی حقیقی ثلاث کا اعتبار نہ کرکے ان کو واحد رجعی قرار دیا اور رابطہ زوج و زوجیت کو علی حالہ برقرار رکھا ہمکو تو اپنے شارع کی اتباع فرض ہے جب اس نے برقرار رکھا تو دائن و مدیون کو حال پر قیاس کرنا فضول ہے اور اسمین تخلف المدلول عن الدال کا خیال کرنا بلند پروازی ہے باقی رہی یہ بات کہ مدلول حقیقی طلقات ثلاث کا ثلاثہ مغلظہ ہے یہ مولف الاحقاق کی اپنی خانہ ساز بات ہے زبان اپنے اختیار مین ہے جو چاہین کہہ سکتے ہین جناب عالی ثلاثہ مغلظہ مدلول حقیقی عند الشارع ان طلقات ثلاث کا ہے جو بطریق مسنون عدتہائے متعددہ حسوبہ مین علی سبیل التراخی فرادی فرادی کرکے واقع کیجائین اور وہ طلقات ثلاث جو مجلس واحد مین بلفظ واحد انت طالق ثلاثا یا بالفاظ مکررہ انت طالق انت طالق انت طالق کرکے واقع کی جائین ان کا مدلول حقیقی ثلاثہ مغلظہ نہین ہے ہوتا تو شارع علیہ السلام اس کا ضرور اعتبار کرتے اور ابن عمرؓ اور عویمر عجلانی وغیرہما پر حکم ثلاث جسکا معاد تغلیظ ہے بے کھٹکے نافذ فرماتے پس اس اختلاف فی مابین العلماء کی بنیاد ہی اوکھڑ جاتی حالانکہ آپ نے ایسا نہین کیا۔ اب ہم بمقابل مؤلف الاحقاق کہتے ہین کہ طلاق ثلاثہ واقعہ مجلس واحد پر واحد رجعی کا حکم شارع علیہ السلام سے علی الیقین ہے اس پر ایک روایت مصرحہ درج مقام کرتا ہون ملاحظہ کرین روی البیہقی عن ابن عباس انہ رکانۃ طلق امراتہ ثلاثا فی مجلس واحد

عقل سلیم ہرگز اسکو گوارا نہین کرتی رہی یہ بات کہ قرار داد واحد بنا
تاکید تھی سو یہ بھی مولف الاحقاق کی اپنی من گھڑت یا محض تقلیدی بات
ہے اسپر کوئی دلیل بین مولف نے بیان نہین کی بس تقلیدی بات چیت انکی جانب مقابل کو انکے
تشفی دہ و ساکت نہین کر سکتی مولف صاحب کو اپنے دعوی پر اگر بھروسا ہے تو اسپر کوئی دلیل
بین و نص صریح پیش کرین والا دعوی بلا دلیل قبول خرد نہین اور مولف صاحب یہ جو فرما
گئے کہ درصورت واحد گردانے ثلاث کے تخلف المدلول عن الدال لازم آئیگا تو اسکا جواب
یہ سن لین کہ تخلف المدلول عن الدال جب لازم آتا کہ یہ واحد مدلول حقیقی اُس کا
قرار دیا جاتا حالانکہ ایسا نہین ہے نفس الامر بین معنی حقیقی ثلاث کا وہی
ہے جو ایک دو تین کرکے مجتمع ہو گیا مگر اتحاد زمان و مکان کی وجہ
شارع علیہ السلام نے امتثالا لامر الٰہی فطلقوھن بعد تمھن
اس کا اعتبار نہین کیا اور مخالفت بینہ کے سبب ایک گردانا اور یہ عند اللہ
بھی پاس ہو گیا اب اس کی مثال یون سمجھنی چاہیئے کہ جیسے کسی شخص نے
ایک آدمی کو دس روپیہ ایک دو تین چار کرکے اس کے ہاتھ پر ایک
ہی وقت اور ایک ہی مجلس مین گن دیا اور وہ دس روپیے یکے بعد دیگرے
لگاتار اس کے ہاتھ پر ضرور گرے مگر اس صورت مین یہ نہین بولا
جائے گا کہ اس دینے والے نے دس روپیہ دس مرتبہ کرکے دیا
بلکہ یون بولا جائے گا کہ اس نے دس روپیہ یکمشت ایک ہی
مجلس مین دیدیا اب یہ یکمشت معنی حقیقی اس دس کا نہین ہے اور نہ
ہو سکتا ہے دیکھئے یہان اعتبار ایک مشت کا تو ہوا اگر اس دس بار

انھوں نے جو رجوع کی اور جو پچھتائے ندامت ظاہر کی اگر یہ حکم
شرعی ہوتا تو کیوں پچھتاتے اور اظہار ندامت کرتے اب حکم تعزیر کا
جاری کیا تھا تو جو کیا تھا درست ہوتے نہ الٹا اظہار ندامت کرتے یہ
کارروائی ان کی حکم شرعی سے اس کو ہاتھ پکڑ کے باہر نکال رہی ہے
باقی رہی یہ بات کہ حضرات صحابہ موجودین فی عہدہ رضی اللہ عنہ نے انکے
اس حکم تنفیذ ثلاث پر سکوت کیا اور بلا نکیر منکر تسلیم کر لیا تو اس پر کوئی
صریح دلیل مؤلف الاحقاق کے پاس نہین صرف بالائی لوگوں کی اپنی
طبعزاد تحریرین ہین اسی کو کلام مجید کا منزل من السماء مان کر منہ پھاڑ
پھاڑ کر بول رہے ہین کہ حضرت عمرؓ کے اس فتوے پر تمام صحابہ کرام
کا اجماع ہو گیا کسی کا خلاف اس بارے منقول نہین ۔ اس زبانی
دعوے بلا دلیل سے مؤلف الاحقاق کا کام نہین نکلیگا اگر کوئی دلیل
ان کے پاس ہے تو بشوق تمام پیش کرین کس دن کیلئے اس کو زیر
سرپوش کر رکھا ہے لاوین اور اپنی جانب مقابل کی تشفی کر دین مہربانمن
جب اتفاق ہی تھا اور بلا انکار منکر مان ہی لیا تھا تو پھر ابو الصھباء نے روبرو
اپنے خصم کے حضرت ابن عباسؓ سے العلم انما کانت الثلاث
تجعل واحدۃ کرکے پوچھوایا کیوں اور ابن عباس سے نعم کرکے تصدیق کرائی کیوں
یہ پوچھ پاچھ تو بعد زمانہ حضرت عمرؓ رضی اللہ تعالے عنہ کے واقع ہوئی تھی
علاوہ برین حضرت ابی موسیٰ اور حضرت علی اور حضرت ابن مسعود اور عبدالرحمن
بن عوف اور عبدالرحمن بن زبیر وغیرہم حضرات صحابہ کا بھی یہی مذہب ہے

فحزن علیہا حزنا شدیدا فسئلہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کیف طلقتہا فقال طلقتہا ثلاثا فقال فی مجلس
واحد قال نعم قال انما تلک واحدۃ ان شئت فراجعہا
انتہی رضی اللہ عنہ یعنی رکانہ نے اپنی عورت کو ایک مجلس مین تینون
طلاقین دیدے دین پہر اس کارروائی پر اپنے بڑے ہی غمگین ہوے (اور
حضرت صلعم کی خدمت بابرکت مین مسئلہ پوچھنے کے غرض سے آپہونچے)
تو آنحضرت صلعم نے اُنسے پوچھا کہ اس عورت کو تمنے طلاق کس
طرح سے دی تو رکانہ نے جواب دیا کہ تینون اکٹھے دیدی پہر آپنے
اُنسے پوچھا کہ ایکہی مجلس مین (تینون دی ہین) اونہون نے کہا حضور
ہان تب آپنے اُنکو جواب دیا کہ وہ تینون (اتحاد مجلس کے سبب)
ایک (طلاق رجعی) ہوئی تم چاہو تو اُس عورت سے رجوع کر لو۔
یہ روایت رکانہ بن عبد یزید والی نہین ہے یہ دوسری روایت ہو
اور انکو ثلاثہ مغلظہ قرار دینا حسب ارشاد حضرت عمر رضی اللہ تعالی
عنہ ان الناس قد استعجلوا فی امر کانت لہم فیہ اناۃ فلو امضیناہ فامضاہ
علیہم کے حکم شرعی نہین ہے اور بمقابلہ حکم نبوی واحد رجعی کے قابل
احتجاج نہین علامہ ابن الہمام شارح ہدایہ صاف فرماتے ہین کہ صحابی کا قول
جو سنت نبوی کے خلاف ہو حجت نہین۔ اگر نفس الامر مین یہ حکم تغلیظ جسکی نسبت
حضرت عمر نے بطرف خود کی ہے شرعی نبوی ہوتا تو حضرت عمر فلو امضیناہ کیون
فرماتے یہ فرمانا اُنکا صاف باواز دہل کہ رہا ہے کہ یہ تنفیذ تغلیظ بطور خود بلا وجود حدیث نبوی

دینے والون سے آپ نے اس کی نیت تاکید کو بھی دریافت فرمایا تھا
ہرگز نہین ہان رکانہ بن عبد یزید سے اونکے طلاق البتہ دینے پر ایکی
تعیین بیشک کرالی تھی اور البتہ کا حکم ہی الگ ہے اسکو ثلاث بہتعتا
لیا واسطہ اسیطرح زمان خلافت صدیقی مین خود حضرت صدیق اکبر
جاحل واحد ہوئے اور تین برس تک خلافت عمری مین خود حضرت عمرؓ
جاعل واحد رہے یہ تو پیچھے تین برس کے بعد جب لوگون نے ایقاع ثلاث
بمجلس واحدہ کی کثرت کی تو حضرت عمرؓ کو ان کی یہ کارروائی ناپسند خاطر
آئی اور ناگوار گذری پس یہ حکم تغلیظ ثلاث مصلحۃ للوقت نافذ فرمایا
اگر وہ لوگ بکثرت اندھا دھن ایقاع ثلاث بمجلس واحد نہین کرتے تو
حضرت عمرؓ کو ناگوار خاطر نہین ہوتا اور یہ حکم جاری نہین فرماتے حضرت
عمرؓ چونکہ ایک شخص پرجوش آدمی تھے خلاف کارروائی اُن سے
برداشت نہین ہوتی تھی ایسا کر گذرے ایسے ہی ایقاع ثلاث
بمجلس واحد پر آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی ایک مرتبہ ایک
شخص پر سخت غصہ آیا اور نہایت طیش مین آکر ایلعب بکتاب اللہ
وانا بین اظہرکم فرمایا اور اس فرمانے پر آپ کے ایک دوسرا شخص مجلس
مین سے اُٹھ کھڑا ہوا اور اس طلاق دہندہ ثلاث معا کے قتل پر آمادہ
ہوکر اجازت قتل چاہی مگر چونکہ آپ نہایت ہی حلیم الطبع شخص تھے صرف
اسی غصہ پر اکتفا کیا اور اس شخص پر حکم ثلاث نافذ نہین فرمایا اور اس
شخص کو قتل کی اجازت نہین دی اور حضرت عمر اس وقت اُن لوگونکے

پھر اتفاق کہاں رہا مولانا خفا نہیں ہونا چاہیئے علامہ عینی وغیرہ کی تقلید نے
بالکل کورد کر بنا رکھا ہے علامہ شوکانی و شیخ الاسلام ابن تیمیہ و حافظ
ابن القیم علیہم الرحمتہ کی مدلل بدلائل واضحہ باتین آپ کے خاطر شریف مین
تر کام کرتی ہین مولانا تحقیق اسکا نام نہین ہے کہ جانبین کے دلائل کو
تامل کی نگاہ سے دیکھین حبک الشئی یعمی ویصم کا مصداق بننا اچھا
نہین احقاق کا نام بلند پرواز ہے کمک خیال فرمادین اور آزردہ نہون۔
قولہ صنہ سطر اس حدیث کے کسی روایت مین ایسا لفظ نہین ہے
کہ جس سے ظاہر ہو کہ ثلاث کا واحد ہونا صرف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کے حکم شریف پر مبنی تھا نسبت تاکید کو مداخلت نہ تھی **اقول** آفتاب پر
سرپوش ڈالنا یا آنکھ مین دھول ڈالنا اسیکو کہتے ہین کیا تجاہل احمق
پر آپ کی نظر نہین پڑی کہین چالسا تو نہین لگا میرے خیال مین بھی
بات جبتی ہے سن شریف چالیس سے شائد ہی متجاوز ہوئی جناب
یہ تو بتلادین کہ اس تین کا ایک کرنے والا عہد نبوی مین سوائے ذات اقدس
حضور پر نور محمد الرسول صلی اللہ علیہ وسلم کے دوسرا کون تھا کیا کسی دوسرے کو
باوجود حکم الٰہی لاتقدموا بین یدی اللہ ورسولہ کے مجال
دم زدن تھی ہرگز نہین پھر ثلاث کا واحد ہونا صرف آنحضرت صلی اللہ علیہ
وسلم کے حکم شریف پر کیونکر مبنی نہین ہوا آپ تو غور و تامل سے کام نہین
لیتے محض خودی مین چور رہین جو نوک زبان پر آیا فوراً کہہ گذرے آدمی
رازبان فصیحہ کند یہ خیال ہی نہین ہر برآوردہ لوگونکی یہ کارروائی نہین بھلا یہ تو فرمائیے کہ کسی ایسی طلاق

علی رؤس الاشہاد با رفع صوت کہتے ہین کہ یہ سب وہ شان حضرت ابن
عباسؓ کی حدیث مذکورہ بالا کی مبین ومفسر واقع ہین تو پھر اگر آپ
فرمائین کہ طلاق ثلاثہ واقعہ بمجلس واحد ثلاثہ مغلظہ ہے یہ حکم خود نافذ
کردہ حضرت رسالت پناہی صلی اللہ علیہ وسلم ہے دیکھو مصنف عبدالرزاق
مین عبادۃ بن الصامت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ان کے والد نے
اپنی زوجہ (عبادہ کی والدہ) کو ہزار طلاق دیدیا تو عبادۃ بن الصامت
حضرت صلعم کی خدمت شریف مین گئے اور اس مسئلہ کو دریافت کیا تو
آپ نے ان کو یون جواب دیا کہ تین طلاق کے ساتھ اللہ کی معصیت
(خلاف حکم کرنے) مین وہ عورت (تمہاری والدہ) بائن ہو گئی باقی نوسو
ستانوے طلاقین عدوان وظلم ہوئین (اسپر) چاہے خدا اُن پر
عذاب کرے یا بخشدے انتہے اگر وہ تینون طلاقین واحدۃ
ہوتین تو آن حضرت عبادہ سے صاف فرمادیتے کہ جاؤ اپنے والد
سے کہو کہ وہ رجوع کرلین حالانکہ ایسا اس حدیث سے معلوم نہین
ہوتا تو جواب اسکا یہ ہے کہ صحت وسقم وقوت وضعف کا پتہ اسکے
اسناد کے نقل کرنے سے لگتا ہے اور آپ نے اس حدیث کو برسالہ
الاحقاق مین بلانقل سند لکھ دیا ہے اس حدیث کی سند کو لکھتے تو
رواۃ کے دریافت حال سے حدیث کے صحت وسقم وقوت وضعف
کا بہت جلد آسانی کے ساتھ پتہ لگ جاتا نہ معلوم حضرات نقادان
حدیث نے اس حدیث کی نسبت کیا گفتگو کی ہے معلوم ہوتا ہے کہ

[illegible] نافذ کردیا

[illegible] خلاف ہو تو

[illegible] صحیح مرفوع

[illegible] مغلظ ہے

البتہ طلاق [illegible] کے حلال

نہیں ہوسکتی [illegible] ایسا [illegible] دیتے ہی سے

[illegible] ہو جاتی [illegible] صحیح مرفوع

ابن عباس کان الطلاق الثلاث [illegible] جس کی تصحیح

دو قوت نہیں ہوسکتی شریعت محمدیہ [illegible] سلطنت کا

[illegible] حکم [illegible] کی [illegible] اللہ [illegible] عوضا

[illegible] آپ کے [illegible]

ابن عباس کان الطلاق الثلاث [illegible] واحدۃ [illegible] میں کو

کوئی لفظ ایسا نہیں ہے جس سے ثلاث کا واحد ہونا آنحضرت صلی اللہ

علیہ وسلم کے حکم شریعت پر مبنی ہو مگر حدیث ابن عمر و عویمر عجلانی و تمیمہ

بنت وہب و عائشہ بنت عبد الرحمن بن عتیک النضری وغیرہا میں تو

ضرور خود بنفس نفیس حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم [illegible]

نافذ فرمایا آپ کو شبہ ہو تو ان احادیث میں بغور و تامل نظر ڈالیں

ہم تو مناسب سمجھتے ہیں کہ آپ عمدۃ الرعایہ جلد ثانی [illegible] جبل [illegible]

عسیلہ کا حاشیہ دیکھ ڈالیں غالباً شبہ رفع ہو جانے کا اب ہم

طلاق ثلاثہ محدودہ شرعیہ خلاف وقوع و اتحاد مجلس و معصیت اللہ
کی وجہ کر غیر معتبرہ عند الشارع علیہ السلام ٹھیر کر واحد رجعی قرار دیگیے
تو ما زاد علی الثلاث جو محض سبب محل واقع کیے گئے کیونکر نہ ساقط عن الاعتبار
ہون گے۔ اگر بعض جزئی خاص مین کوئی حدیث صحیح مرفوع متصل الاسناد
حاکم جزئی ممدوح نہ ملے تو کیا حرج ہے یہ کچھ ضرور نہین ہے کہ
سارے جزئیات الی یوم القیامۃ وجود عہد نبوی مین پایا گیا اور آپنے
ہر ایک کا جواب دیا اور ان جوابون کو کل صحابہ نے یاد کر لیا اور سب
کتب احادیث مین قلمبند ہو گئے مان لین کہ اس جزئی خاص کے
جواب مین کوئی حدیث نہ سہی پر اسی کے ہم مثل اسکی مقیس علیہ تو موجود
ہے پس اسپر عمل کرینگے عدم وجدان دلیل قرآن و حدیث کے
وقت تو قیاس کی ضرورت ہی پڑتی ہے کیا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم
نے معاذ بن جبل سے یمن روانہ کرتے وقت ان سے جو سوال کیا
تھا اور انھون نے جو جواب دیا تھا آپکو یاد نہین ہے آپ نے جو
درمیان مین ایک شخص سے ربط سوال لکھ دیا تو اصل منشاء آپ کا
اس سے یہ ہوا کہ اس جزئی خاص مین تو کوئی حدیث نہین ملے گی پس
مجھے موقع اس کہنے کا ملیگا کہ قائلین وحدت کے پاس اس جزئی
خاص مین کوئی دلیل نہین ہے محض عند نفسہ واحد رجعی کا فتوی
دے دیا دیکھو ہمارے پاس حدیث عبادہ مصنف عبد الرزاق والی
دلیل صریح موجود ہے تو واضح رہے کہ یہ بات آپکی لہ نہین سکتی

یہ کوئی صحیح حدیث نہین ہے آپکو گران معلوم ہو تو اس حدیث کی
سند لکھ دین تحقیق ہو جاویگی کوئی بڑی بات نہین ہے اگر یہ حدیث
عبادہ والی صحیح ہوتی تو حضرات نقادان حدیث ضرور اسکو واجب العمل
گردانتے مانا کہ صحاح ستہ مین نہسہی اُن کے شروح مین تو حضرات
شراح اسکو ضرور نقل کرتے یہ تو بڑے معارکہ کی حدیث تھی ۔ مولف
الاحقاق نے ضرور کسی اپنے مآل اندیشی سے سند کو ہضم کرڈالا ہے
تاڑنے والے تاڑ گئے ۔ اس حدیث کے علاوہ جو فتاوے حضرات
صحابہ کے مؤلف الاحقاق نقل کئے ہین اُن مین کوئی فتوے ایسا
نہین کہ جسمین حضرات نقادان حدیث نے کلام نہین کیا ہے ضرور
کیا ہے اور تضعیف وسقیم محقق کرکے اس سے دست بردار ہو گئے
ہین مؤلف الاحقاق اس کی تحقیق وتفصیل چاہین تو ہمارے رسالے
المغاث لاہل الغیاث کی سیر کرین **قولہ** صفحہ ۲ سطر ۱۱ اگر کسی نے اپنی
زوجہ کو جلسہ واحدہ مین نو طلاق دیدی اسکا جواب وہ کیا دین گے
بلا اعانت قیاس صریح مرفوع متصل الاسناد حدیث صحیح سے اس
صورت مین وحدت کا حکم ثابت کرین ورنہ یہان تین طلاق مغلظہ
تسلیم فرمائین **اقول** اگر کسی نے اپنی زوجہ کو جلسہ واحدہ مین
نو طلاقین اکٹھی دیدیں تو اس صورت مین یہ جواب دیا جاویگا
کہ وہ طلاق دہندہ اپنی اس مطلقہ عورت سے حسب منشا حدیث
ابن عباس رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے رجوع کرلے اسواسطے کہ جب

فی صحیح المسلم والبخاری وغیرھما ان الطلاق الثلاث کانت
علی عہد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم واحدۃ وکذا
فی عہد ابی بکر وصدرا من خلافۃ عمر ثم ان عمر امضاہ
علیہم انتہی اس عبارت سے معلوم ہوا کہ یہ انتصار لمذہب الوحدۃ بعد
زمانہ حضرت عمر کے پایا گیا اور ان ایمۂ دین نے بمقابلہ حدیث نبوی کے
امضاے عمر کا پرواہ نہین کیا اور اجماع قدیم کل صحابہ علی عہد
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم و عہد صدیق کا بہت بڑا اعتبار کیا
اب اس اجماع قدیم کے توڑ ڈالنے کے لیئے مؤلف الاحقاق کوئی
دلیل قوی پیش کرین ورنہ طلاق ثلثہ واقعہ بمجلس واحدہ کے و قوع جمعی
کا اقرار کرین شرم نکرین۔ در طلب کردن حقیقت کار ہ از خدا
شرم دار شرم مدار پر عمل کرین اور سابق عبارت مولانا سے معلوم
ہوا کہ یہی وحدت بعض صحابہ سے منقول ہے اور یہی قول داود
ظاہری اور اسکے اتباع کا اور ایک قول امام مالک اور بعض شاگرد
امام احمد کا ہے اور یہ سب قائلین بعد حضرت عمر کے ہین اب رہگئی
یہ بات کہ حضرات صحابہ مین سے کن کن حضرات نے حضرت عمر کے
فتوے کا خلاف کیا سو اسکے واسطے ہم سردست صرف روضۃ الندیۃ شرح
درالبہیہ کی عبارت نقل کر دیتے ہین مؤلف الاحقاق غائر نظر سے دیکھین
اور اپنے دعوی سے باز آوین اور رو بگریبان ہون والرابع انہ
یقع واحدۃ رجعیۃ من غیر فرق بین المدخول بہا وغیرہا

نا وقتیکہ اسکی صحت آپ ثابت کرکے دکھلادین اگر آپ اسکو ثابت کر
دکھلادینگے تو واقعی قائلین وحدت آپ کے ممنون ہون گے اور آپ
خیر الناس من ینفع الناس کے پورے مصداق اور اگر ایسا نکر سکیں
تو دلیل سست اور مدعی چست کے مصداق **قولہ** صـ۲۲ جسکی وجہ سے
ہم دعویٰ کرتے ہین کہ حضرت عمرؓ کے اس فتویٰ پر تمام صحابہ کرام کا
اجماع ہو گیا کسی کا خلاف اس بارے مین منقول نہین ہے اور نہ
منقول ہونا ممکن ہے کسی کو دعویٰ ہو تو پیش کر دے دوند خط
النقاد **اقول** یہ دعویٰ آپ کا سراپا غلط ہے تمام صحابہ کرام کا اجماع
اس فتویٰ حضرت عمر پر منقول نہین اگر ایسا ہوتا تو آپ کے مایۂ فخر علامہ
بدر الدین عینی و مذہب جماہیر العلماء من التابعین ومن بعدہم نہین کہتے
بلکہ مذہب جماہیر العلماء من الصحابہ کہتے یہ قول علامہ عینی کا صاف بیان
کر رہا ہے کہ جمہور صحابہ واحدہ رجعی کے قائل ومفتی تھے اور آپ کے
استاد مولانا عبدالحی لکھنوی مرحوم ومغفور نے بھی اقرار کیا ہے
کہ ہذا ہو المنقول عن بعض الصحابۃ وبہ قال داؤد الظاہر
واتباعہ وہو احد القولین لمالک ولبعض اصحاب احمد
کہئے آپ سچے یا یہ دونون حضرات اور دوسری جگہ بھی مولانا مغفور لکھنوی
یون فرماتے ہین وانتصر لہذا المذہب ابن تیمیۃ الحنبلی فی
تصانیفہ وتلمیذہ فی کتابہ زاد المعاد واغاثۃ اللہفان
وغیرہما ومن تبعہما وبسطوا الکلام فیہ بحیث ما وسعہ

کیا ہے اور ابن المنذر نے اصحاب ابن عباس سے اسکو نقل کیا ہے
ف اس عبارت سے صاف ظاہر ہو گیا کہ حضرت علیؓ اور ابن مسعودؓ
اور عبد الرحمٰنؓ بن عوف اور زبیرؓ بن العوام اور اکثر اہل بیت رسول اللہ
کا یہی مذہب تھا اور یہی فتوے اب بھی اگر مؤلف الاحقاق نہ مانیں تو
اُن کی گاؤ زوری ہے ہم نے حضرت عمر کے فتوے کا خلاف ثابت کر دکھلایا
اور عدم اجماع علی فتویٰ حضرت عمر کا آئینہ سامنے رکھ دیا دیکھنے والا دیکھلے
علامہ ابن القیم نے اسمیں بہت کچھ لکھا ہے ہم نے بخوف طوالت اُسکو
نہیں لکھا نمونہ کے طریق پر تھوڑی سی عبارت یہاں لکھ دیتے ہیں وہ
یہ و لقد ادعی بعض اہل العلم ان ہذا اجماع قدیم ولم تجمع الامۃ
وللہ الحمد علی خلافہ بل لم یزل فیہم من یفتی بہ قرنا بعد
قرن الی یومنا ہذا فافتی بہ حبر الامۃ وترجمان القرآن عبد اللہ
بن عباس کما رواہ حماد بن زید عن ایوب عن عکرمۃ عن ابن
عباس اذا قال انت طالق ثلاثا بفم واحد فہی واحدۃ وافتی
بانہا واحدۃ الزبیر بن عوام وعبد الرحمٰن بن عوف حکاہ عنہما
ابن وضاح واما التابعون فافتی بہ عکرمہ وطاؤس واما
تابعو التابعین فافتی بہ محمد بن اسحاق وخلاس بن عمرو والحرث
العکلی واما اتباع تابعی التابعین فافتی بہ داؤد بن علی واکثر اصحابہ
وافتی بہ بعض اصحاب مالک وافتی بہ بعض الحنفیۃ وافتی بہ بعض اصحاب احمد
انتہی بعض اہل علم نے دعویٰ کیا ہے کہ یہ اجماع قدیم ہے اور الحمد للہ

وهذا مذهب ابن عباس على الاصح وابن اسحاق وعطاء وعكرمة واكثر اهل البيت وهذا اصح القول انتهى یعنی چوتھا قول یہ ہے کہ وہ طلاق رجعی واقع ہوگی مدخولہ وغیر مدخولہ اسمیں کوئی فرق نہین ہے اور یہی مذہب حضرت ابن عباس کا علی الاصح ہے اور ابن اسحاق اور عطا اور عکرمہ اور اکثر اہل بیت کا اور یہ چوتھا قول اور قولون سے زیادہ ترجیح ہے اور اصح ہے وقد حکی ذالک عن ابی موسیٰ وابن عباس وطاوس وعطاء وجابر بن زید واحمد بن عیسیٰ وعبد الله بن موسیٰ ورواية عن علی ورواية عن زید بن علی والیه ذهب شیخ الاسلام ابن تیمیه والحافظ ابن القیم وقد حکاه ابن مغیث فی کتاب الوثایق عن علی وابن مسعود وعبد الرحمن بن عوف والزبیر وحکاه ایضا عن جماعة من مشائخ قرطبه ونقله ابن المنذر عن اصحاب ابن عباس انتہی یعنی اور بھی حکایت کی گئی ابی موسیٰ اور ابن عباس اور طاوس اور عطاء اور جابر بن زید اور احمد بن عیسیٰ اور عبد اللہ بن موسیٰ سے اور بھی روایت ہے حضرت علی اور زید بن علی سے اور اسی کیطرف شیخ الاسلام ابن تیمیہ اور حافظ ابن القیم گئے ہین اور اسی کو ابن مغیث نے کتاب الوثایق مین حضرت علی اور حضرت ابن مسعود اور حضرت عبد الرحمن بن عوف اور حضرت زبیر سے حکایت کیا ہے اور نیز اسکو ایک جماعت مشائخ قرطبہ سے حکایت

ومسائل ہی وغیرہ [illegible] حضرت علمائے قدیمین وحدیث کو [illegible]
[illegible] کشف [illegible] علی سبیل الکمال ہو جائے گا حق تو یہ ہے کہ تبیین وحدت
کے [illegible] نہایت پرزور دلائل قرآن وحدیث واجماع صحابہ اور قیاس [illegible]
موجود ہے اور یہ اجماع قدیم ہے اس کے بعد اجماع ہی نہیں ہوا جو
اس اجماع قدیم کو باطل کرے بالفرض ہوتا بھی تو اس کو حکم رسول و
اجماع قدیم کے باطل اور رد کرنے کی طاقت نہ تھی اسواسطے کہ یہ تو اصولی
مسئلہ ہے کہ اجماع لاحق جو اجماع سابق کا مخالف ہے وہ اجماع سابق کا
رافع نہیں ہو سکتا مولف الاحقاق صرف عینی کی تحریر پر تکیہ کرکے اجماع
کا دعوی کر بیٹھے اور من صنف فقد استہدف کا کچھ خیال نہیں کیا مولف حفظنا
منطقی مسئلہ نہیں ہے یہ سندی مسئلہ ہے اسمیں سند کی اشد ضرورت ہے
[illegible] سنائیں کی سنوائی نہیں لیجئے اس عبارت سے علامہ
ابن القیم کے آپ کی [illegible] دبرید کا بھی پتہ لگ گیا آپ نے محض بے چارے
[illegible] دھوکا دہی کیواسطے لکھ مارا کہ حافظ ابن القیم کو بھی اقرار ہے
[illegible] حضرت ابن عباس کے سوا کسی صحابی کا فتوے اس کے خلاف ہی نہیں
[illegible] کو دیکھ کر حضرات ناظرین منصفین آپ سے کسقدر
[illegible] ہے ع چو قاضی بفکرت نویسد سجل ٭ نگردد ز
[illegible] خود کردہ را چہ علاج یہ تو مولف الاحقاق کو الزامی
جواب دیا گیا ہے تحقیقی جواب ناظرین ہمارے المغاث لاہل الغیاث میں دیکھیں
قولہ ص۲۲ س۳ ملخص مقام یہ ہے کہ طلاق ثلاثہ کا مغلظ ہونا قرآن وحدیث

اسکے خلاف میں امت نے اجماع بھی نہیں کیا بلکہ اس میں زمانا بعد قرن
اس تک باہر حق کے ساتھ فتوے دیتے آئے اور اسی کے ساتھ
حبر الامہ اور ترجمان القرآن حضرت ابن عباس نے فتویٰ دیا ہے
جیسا کہ اسکو ابو داؤد نے روایت کیا ہے اور انھون نے عکرمہ
سے اور انھون نے ابن عباس سے روایت کیا ہے کہ جب کوئی
شخص اپنی زوجہ سے یکبارگی انت طالق ثلاثا کہے، تو وہ ایک
طلاق ہے اور یہی ایک کا فتویٰ زبیر بن عوام اور عبد الرحمن
ابن عوف نے دیا ہے اسکو ابن وضاح نے ان دونوں سے حکایت
کی ہے اور یہ دونوں حضرات صحابہ ہیں، اور تابعین میں سے عکرمہ
اور طاؤس نے اسی کے ساتھ فتویٰ دیا ہے اور تبع تابعین میں سے
محمد بن اسحاق اور خلاس بن عمر اور حارث عکلی نے اسی کے ساتھ
فتویٰ دیا ہے اور اتباع تبع تابعین میں سے داؤد بن علی اور انکے
اکثر اصحاب اور بعض اصحاب مالک اور بعض حنفیہ اور بعض شاگرد
امام احمد نے اسکے ساتھ فتوے دیا ہے یہ تو چیدہ چیدہ حضرات
صحابہ و تابعین ومن بعدہم کے اسمائے گرامی نقل کر دیئے تاکہ معلوم ہو
گیا کہ یہ سب حضرات حضرت عمر کے فتوے کے مخالف ہیں ان سے علاوہ
لا تعد و لا تحصی حضرات کلہم من الصحابۃ والتابعین ومن بعدہم ہیں جنکے
اسماء گرامی بخوف طوالت چھوڑ دیئے گئے والحق احق ان یتبع
منقول ہے زاد المعاد و اعلام الموقعین و اغاثۃ اللہفان و سبل السلام

صدیق مین بھی اسی پر عمل رہا اور تین برس تک عمر مین بھی اسی پر
عمل رہا حضرات ناظرین اولی الالباب اس کو خوب اچھی طرح سمجھ سکتے
ہین محض ذرا ذرا سی باتون پر تو ایسے متنبہ ہو جاتے ہین اور علانیہ
اس پر زنا ہو اور کوئی آیت اس کے انسداد مین نہ اترے۔ انتہیٰ بحیرت
تعجب کی بات ہے اس تیس پارے قرآن مجید متداولہ بین الناس
من عہدہ صلی اللہ علیہ وسلم الی یومنا ہذا مین تو کہین اس مضمون کی
آیت نہین کہ طلاق ثلاثہ واقعہ جا... ہو... شاید اور کوئی دوسرا
قرآن ان مقلدون کے پاس ہو جیسا کہ رافضیون کے نزدیک دس پارے
حضرت عثمان کے خاک کردہ ذہن نشین ہین تو اس مین یہ مضمون ہو تو
تعجب نہین مؤلف الاحقاق کو مناسب تھا کہ پہلے اس آیت کو درج رسالہ
کرتے آیہ الطلاق مرتان سے یہ استدلال اُن کا ہرگز صحیح نہین
اس میں تراخی بین الطلقات شرط ہے اسی وجہ کر آنحضرت نے ابن عمر
سے رجوع کرا دیا۔ صرف قرآن و حدیث کا لفظ لکھ دینا کافی نہین باقی رہا
اجماع ائمہ اربعہ وسلف خلف کا دعویٰ تو یہ بھی ان کے علامہ عینی اور
مولانا عبدالحی مغفور لکھنوی کی تحریر سے غلط ثابت ہوتا ہے دیکھو علامہ عینی
صاف فرماتے ہین کہ فیہ خلاف مذہب طاؤس ومحمد بن اسحاق والحجاج
بن ارطاۃ وابن مقاتل والظاہریۃ الی ان الرجل اذا طلق امراتہ ثلاثا
معا فقد وقعت علیہا واحدۃ واحتجوا علی ذالک بما رواہ مسلم
من حدیث طاؤس ان ابا الصہباء قال لابن عباس الم تعلم انما

اقول ... ست آب ... ہم ... صحابہ کرام ...

جمع ہوا اور پورا ثابت ... خلفا تین کے ... ثابت

سے اسی ہدیہ سے عہد نبوی اور ... صدیقی ... ہو گئی

ثبت ... اسی جا ... اور ... الحاق پایا گیا ... سے خلاف کسی

نے سب کشائی نہیں کی اور اسپر سی ... اور ... تب

حتی کہ مؤلف الاتقان نے بھی ... باقی اور نہیں بلکہ لکھ دیا ہے ...

... اسی بات بتائی ہے کہ یہ واقع ہونا بھی ... ہے ...

... دلیل ... روسے تو وہی امام نووی کی بات ... انشاء اللہ ...

ناظرین ہماری بات کا اعتبار نکریں تو رسالہ الالحاق ... اول ... تک

ناظرانظر سے دیکھ جاویں ہمیں دلیل نہ پاویں ... اگر یہ عمل ... آنحضرت

صحابہ کا خلاف قرآن ہوتا اور جناب باری عز اسمہ کی مرضی کے خلاف ہم

ہوتا تو خدا ... سب العالمین البابہ الخلاف کوئی آیت ... فرماتا

... قرآن نہیں ہوا تھا اور ایسی ... پھر

کہ اس ... آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ... کی

اطلاع ... ہی نہیں ہوئی ... اطلاع بھی ہوئی اور ... ہو ...

... بکتاب اللہ ... ذہین ... بھی فرمایا اور ... عبد اللہ بن

... عبد الرحمن بن ... زبیر وغیر ہما رضی ... صحابہ کو بھی ... اسد

تو ان کارروائی پر بھی کوئی آیت قرآنی اس کے خلاف نہیں ...

اتری حتی کہ آپ ... دنیا سے رحلت ... بعد ازاں ... زمانہ خلافت

فی ما سوا ... اسوۃ حسنۃ صاف فرمان باری موجود ہے ما اتکم الرسول
فخذوہ وما نھٰکم عنہ فانتھوا ہے بلکہ اور یہ بھی قرآن کی شہادت دیتا ہے
کہ آپ اپنی من مانی بات نہیں فرماتے بلکہ الہٰی بیان کرتے ہیں اور آپکی
اطاعت عین اطاعت الٰہی ہے من یطع الرسول فقد اطاع اللہ ومن
تولے فما ارسلنٰک علیھم حفیظا اسی کی تائید کرتی ہے فلا وربک
لا یؤمنون حتی یحکموک فیما شجر بینھم ثم لا یجدوا فی انفسھم حرجا
مما قضیت ویسلموا تسلیما اسی کیطرف داعی ہے والفرض علینا
وعلی الامۃ الاخذ بحدیثہ وترک کل ما خالفہ ولا نترکہ لخلاف
احد من الناس کائنا من کان یہی بات تو یہی ہے ایمان تو اسی کو
مقتضی ہے اللھم ارزقنا حلاوۃ الایمان وحصد طاعتک واتباع
... توفنا مسلمین والحقنا بالصالحین آمین ثم آمین
... الشمس فی ... الناس من ھذہ الادلۃ
... والبراھین القاطعۃ ان ایقاع الطلاق الثلاث
... احد بلفظ واحد کانت طالق ثلاثا او بکلمات لاالفاظ
... طالق انت طالق انت طالق ... یدل علیہ القرآن
والاحادیث الصحیحۃ المرفوعۃ واجماع الصحابۃ ومن بعدھم
من علماء الامۃ وائمتھا الی ... واضحۃ
لا محیص لاحد ان ... فساد لم یاخذ بہ الا فرقۃ
قلیلۃ من اصحاب التقلید الجامد والرای الفاسد الکاسد

كانت الثلاث تجعل واحدة في عهد رسول الله صلى الله عليه
وسلم وابي بكر وثلاث من امارة عمر ... اب مباحثون ... اگر یہ
اجماع سلف ہوتا تو علامہ عینی جیسا متعصب آدمی ایسا نہیں لکھتا بلکہ فیہ
اجماع دیگری سے ساتھ لکھ دیتے ... اجماع ... اور خود سکو آپکے
استاد مولانا لکھنوی علیہ الرحمۃ نے ... [illegible]
لکھتے ہیں وھو احد القولین لمالک ولبعض اصحاب ... [illegible]
آپ نے پایا دونوں حضرات ہمکو علامہ عینی کی ... [illegible]
کس شدت سے فرمایا تھا واحتجوا على ذلك بما رواه مسلم الخ ... چونکہ
شدت سے ان قائلین وحدت کی نسبت ان کے مخالفین کے قول من خالف
فیہ فہو شاذ مخالف لاہل السنۃ کو لکھ دیا ... تعصب ... خواب ... کی
پروا ت آدمی جس حد کو پہونچ جائے سو تھوڑا ہے ... فقد قال اللہ
یحکم بینھم فیما ھم فیہ یختلفون اب مسلمانوں ... [illegible]
اور اس کے رسول کا ... [illegible]
یہی معلوم ہوتا ہے ... تین طلاق جلسہ واحدہ ... ہے ...
متعلق ہونے پر کوئی دلیل قرآن و حدیث و اجماع صحابہ سے ہرگز نہیں
ہے بلکہ مخالفین اپنی دلیل سمجھ رہے ہیں اور لا یعنی ... استواء ...
زور ڈال رہے ہیں ... کی غلطی ہے اس مسئلہ میں جو
فیصلہ نبوی اور صدیقی ہے وہ اوپر بیان کیا جا چکا ہے مسلمانوں کے لیے
وہی فیصلہ کافی ہے دائیں بائیں دیکھنے کی ضرورت نہیں ... الخ

ذلک نادر لغایۃ من اولی العقل السلیم واللہ یہدی من یشاء الی صراط مستقیم **قولہ** [illegible] جواب یہ ہے کہ طلاق ثلاثہ فی جملۃ واحدۃ کی دو صورت ہے ایک جملہ واحدہ جیسے انت طالق ثلاثا دوسرے بکلمات مکررہ جیسے انت طالق انت طالق انت طالق۔ آجکل عوام کالانعام اس سے بالکل بینونت و انقطاع کا ارادہ کرتے ہین اور ہندوستان مین خاصکر عوام مین نیت تغلیظ ہی کی مروج ہے نیت تاکید کی گویا مفقود ہے اسلیے یہ دونون قسمین بموجب آیت قرآن شریف اور احادیث مرفوعہ صحیحہ وفتاوی و اجماع صحابہ کرام و ائمہ اربعہ علام تین طلاق مغلظہ ہے واحد رجعی نہین ہے **اقول** یہ دونون قسمون کی طلاقین ہرگز مغلظہ نہین ہین بلکہ واحد رجعی ہین ایسا طلاق دینے والا اپنی زوجہ مطلقہ ثلاثا معا سے رجوع کر سکتا ہے قرآن و حدیث و اجماع صحابہ و اتفاق ائمہ علام سے یہی بات [illegible] ابان و درخشان ہے اسکو ہمنے اوپر مین ثابت کر دکھایا ہے [illegible] جب طلاق دیتا ہے تو اسوقت اسکی یہ نیت ہی ہوتی ہے [illegible] کوئی واسطہ و سروکار نہیں ہم اسکو نہین رکھین گے ہان اس طلاق دہی کے پیچھے البتہ ضرور خیال ہوتا ہے کہ افسوس ہمنے یہ کیا کیا [illegible] ندامت پیش آتی ہے اور رستہ ڈھونڈھنے لگتا ہے اہل تجربہ اسکو خوب جانتے ہین۔ اسمین تمام روے زمین کے طلاق دہندہ برابر ہین ہندوستان یا اور دوسرے ملک کی کوئی خصوصیت نہین اور نہ آجکل اور پرسون ترسون کو کچھ دخل ہے اور نہ نیت تاکید کی اسمین مداخلت ہے

وان جواز الرجعة فى الطلقات الثلاث المرسلة معا من الامور
الظاهرة الباهرة التى دلت عليها الادلة الواضحة من القرآن
والاحاديث الصحيحة والاجماع القديم وعمل الائمة ولله
الحمد على ذلك ماذا فى سبيل فيهم من بقى بعده الى عصرنا
والى يومنا هذا واتفقت علماء الامة وائمتها من الفقهاء
المحدثين المدققين لاعبرة ولا اعتبار لمن خالفهم من
المقلدين المتعصبين المتاسفين واليها ذهب امام الائمة
الامام البخارى عليه الوف الوف رحمة من البارى
كما بينته ببيان واضح فى موضعه وان فساد ما ذكره المخالفون
من الادلة الضعيفة الواهية التى تدل على تغليظ الثلاث
فهو اوهن من نسج العنكبوت وهذا واضح لا يخفى على من له
البصيرة الوافية فى القرآن والاحاديث فلا يليق لطالب
الحق يلتفت الى الادلة الواهية للمخالفين ومن افوه ان
الرجعة فى الطلقات الثلاث معا ممنوعة ومحرمة فلا
يرتكبها الا من يرتكب القول على الله والافتاء فى الدين
بغير علم والعياذ بالله ولا شك ان مثله من الذين لا يعقلون
شيئا ولا يهتدون من الذين هم كالانعام بل هم اضل سبيلا
كبرت كلمة تخرج من افواههم ان يقولون الا كذبا اعاذنا الله
وسائر المسلمين من تفوه هذه الهفوات الباطلة وفيما

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله ... وسلام على عباده الذين اصطفى ... بعد فقد وصل
الى ... مسماة بايضاح الشقاق لمؤلف الاحقاق الفهم جى
فى الله المتمسك بالاقوى من السنن الوثقى الذكى الوحيد عبد الوهاب
المولوى ... اقصر الله عليه من سهام السنن وفقا
طوارق الحدثان ونوائب الزمن فطالعت فيها وطالعت جملة
... منها ... ان ما فيها من المقاصد والمطالب متحلى
بحلى الصدق والصواب واظن ان لا يرتاب فيما قلت الا من حرم
... من فقه السنة والكتاب والحق الحقيق بالقبول لها رائقة
المبانى فائقة المعانى تعجب بمتانتها الاسماع والاذهان كيف
لا ... كل ... ضاب لادلة الاحقاق وسيل جراف
... المحبة ... ولعمرى ان الاظهار جوابا وفاقا
... وذالك من سنة الله وفى المثل السائر كما تدين
تدان فلله ... لف الاظهار حيث اجاد فيما الف وساد
... معارج التحقيق ... الانصاف وفاز بحمد الله
... الاالله عنا وعن سائر المسلمين وعن جميع الطائفة المنصورة
عصابة اهل الحديث اجلول لقائه ... ولى ... على مطالعة
الاظهار بل قد طالعت ... رسالة الفاضل الشهير المولوى
عبد الوهاب البهارى المسماة با لاحقاق فى مسئلة الطلاق

یہ صرف یہی نہیں شریعت سے ہے بلکہ جیسے عہد نبوی اور صحابہ سے یہ طریق تک برابر
اسی طرح طلاقوں بروایۃ مسلم کا فتوی جاری رہا اب بھی قیامت تک جاری رہنا
چاہئے حدیث مسلم میں نسخ کوئی دوسری حدیث قیامت تک نہیں ہوگی ہاں ایسا
جو اصلی بات الگ ہے واذا مضا ایسی دونوں قسموں کی طلاقوں کے منسوخ ہونے
پر نہ تو قرآن میں کوئی آیت ہے اور نہ کوئی حدیث نبوی نسخ صریح یا مفاد
ہے اور نہ اتفاق صحابہ ہے اور نہ اجماع ائمہ دین یہ فقط خرافات مقلدین
متعصبین کی ایجاد ہے جسکو سبحان اللہ انہ رحم کرے یہ تشریع جدید من عند انفسہم
ہر زمانہ جدید کی نئی نکالتے ہیں ان بندگان خدا نے کس بیباکی اور دیدہ
دلیری سے اپنے مخالفین پر ارتکاب زنا کا الزام عائد کر دیا ذرا بھی حیا ان کو نہ
نہیں ہوئی صحابہ و تابعین ومن بعدہم من علماء الدین الی یومنا ہذا کسیکو
نہیں چھوڑا اللہ آپکو ہدایت کرے اور صراط مستقیم ما انا علیہ واصحابی پر چلاوے
آمین آمین آمین یہ مختصر سی تحریر طالب راہ حق کیلئے کافی ووافی ہے جو کچھ کمی ہو تو بہت
الگ ہے امید کہ مؤلف الاحقاق بنظر انصاف اسکو ملاحظہ فرمائیں چراغ پا نہ ہوں جو باتیں خلاف
مسئلہ کے لق و دق بیدلیل خرافات ہوئے ہیں تو انشاء اللہ تعالی مجھ اپنے اللہ رب العالمین سے
امید قوی ہے کہ ان کی اصلاح فرمادے ہم ان کو معذور خیال کرتے ہیں
روشن خیالی نے غالباً انکو تحریر الاحقاق پر باعث کیا ہے آئندہ یا ربانی و تحبب
ابو عبدالوہاب علی حسن جیلانوی البہاری مولدا و مدفوری مسکنا ۹ جمادی الاولی
یوم پنجشنبہ ۱۳۲۲ھ بمقام چاندنی دا محلہ جنگی پور ضلع مرشد آباد

تمت

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله حمداً وبشرى * أبشرى لكم بنعمة الإيمان
وتحلون في جنات عدن * بين أهلكم وبيتكم بأمان
بشر يثرب مدح تأليف من * قد فاق علماً على الأقران
جهبذ ذهن بارع متبحر * في كل علم سيما القرآن
أعني الحبيب اللوذعي علي حسن * نجل الكرام السادة الأعيان
فبذلك التأليف قد تشكره * فاسعوا إليه بسرعة وتدان
مبناه فيه جزالة ورصانة * معناه فيه سلوة الأذهان
وسناه لا لبه وعزة مرتبا * يسمو على فلق الصباح الثاني
حاز الفوائد جلها ولقد علا * بمزايا وبجودة البرهان
قد زادنا على نظيره فائق * في هذه الأصقاع والبلدان
واليوم اسمه مثلاً ولفظاً * الضد والوفاد متصلان
قد أفلاطون في شأنه فقوهوا * بكماله في منطق اليونان
هذا الذي سميته لك يا فتى * قد قام للتأليف والتبيان
إن داء ما صافني واستوى * عن ساحة الإحسان والإتقان
والحل لبسط القول قد فقد لي * في كتب قد سمكه التبيان
نأى المؤلف مبدأ أن وجودة * ناء عن التحقيق والبرهان
موسوم لتخليط طالعا * تلك أثر سلمت في طبعة بلسان
عنوانه الإحقاق وإعطاء له * التي له استحقاق ذا العنوان
فإذا أتى دالمطعى لطلب المتوكل التي هي فتنة الأذهان
قام السيل على حسن بدلائل الإجماع والآثار والقرآن
وأتى بتأليف تزلزل قاعد الإحقاق منه فخر للأركان
أولا لأورثت الناس حيراً سامعاً * وكفاه شر طوارق الحدثان
بلغ السلام إلى الحسام وحان * إذا دعا أسبغ لإطماع الثاني
لطف الضياء في إخوه مستوياً * قد أتاه من هاتف ثان
هو حقيقة تأليف لطرح تلحقه * والحمد لله العلي الشان

انا وجدت الاحقاق من اوله الى آخرها مجرد النفسى من الميلوث الى احد الطرفين وتراه مناقض بعضها بعضاً بحسب ما احقاق ومع فيها من الاحقاق من رائحة ولو فى عدة سطور واحد ما قيل انه قد لبس الزنجى بالنور وقد استدل مؤلف الاحقاق بدلائل خمسة لا يصلح واحد منها للاستدلال به على مدعاه بل كل منها اسر عزز دالامر الظل الزائل عند من اوفى الرسوخ فى العلم ومنع من العلم منهما فليت شعري كيف اجتر مؤلفه وهو من الاعيان على مثل ما اتى به فيها من الشبهات والتعجب منه حيث زعمه انه ساكن كالجبل الراسى ولم يبال بعاقبة الامر من مؤاخذته عليها بالادلة وتعقبات الثقات وكان يخطر ببالى ان اعرض ههنا لذكر شئ من الادلة التى سبقت فيها والقدح فيها كما امسكت نفسى عن ذلك وما رأيته بعد التامل امراً سديداً وذلك لانه ليس الا ليس كافية لرد ما فى الاحقاق بحيث تشفى العليل وتروى الغليل ولاتفى فى مقام تحرير التقريظ وهو يقتضى الايجاز ويابى البسط والتطويل ومع هذا انى اسال من الله ان افرد تحقيق هذه المسئلة فى جزء ان شاء الله وهو حسبى ونعم الوكيل هذا ونختم الكلام بحمد الله العزيز العلام وانا العبد المفتقر الى الله ابو الصلاح ... الاعظمى عفى الله ولوالديه ورزقه الاستقامة على ... والصراط السوى

جواب ہے حضرت امیر المومنین عمر رضی اللہ عنہ کا اپنی خلافت میں دو برس طلاق ثلثہ کا فتوے دینا بجملہ سیاستی امور کے تھا اور یہ حق ہے اور امام المحدثین حضرت امام بخاری علیہ الرحمہ کی جانب اس مسئلہ کی نسبت کی غلط بیانی اور حدیث عویمر عجلانی وحدیث عائشہ وحدیث رکانہ بن عبد یزید کے متعلق ایسی عمدہ بحث لکھی گئی ہے کہ مولف الاحقاق کی ایک دلیل بھی اپنی جگہ پر قائم نہ رہی ہر ایک ھباءً منثوراً ہو گئی جیسا کہ اہل انصاف بعید از اعتساف پر پوشیدہ نہیں ہے اللہ پاک مولف رسالہ اظہار الشقاق کو جزاے خیر دے اور مسلمانوں کو اس سے مستفید فرماوے۔ آمین ثم آمین۔

حررہ المعتصم بحبل اللہ الولی ابوالمعالی محمد علی الفیضی المو[illegible]

[illegible] سعی لہ ولوالدیہ

تحریر [illegible] الاول [illegible] سنہ ۱۳۲۹ھ مطابق ۴ جون سنہ ۱۹۱۱ء

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الاحقاق واظہار الشقاق

میں نے جب رسالہ رسالہ الاحقاق مولفہ مولوی عبدالوہاب بہاری کے اس کے جواب میں رسالہ اظہار الشقاق مولفہ جناب مولوی علی حسن صاحب بلیاوی بہاری کو من اولہ الی آخرہ بالغور دیکھا تو معلوم ہوا کہ مجیب مصیب نے اس میں اس دعوے کو بطرز دو وجہ ذکر کر کے اپنے دعوی کو ثابت دو وجہ پر رکھا ہے بدو وجہ اولاً بدلائل قاطعہ آیات کریم قرآنی

الاحقاق

[illegible] ایک رسالہ [illegible] مولوی عبد الوہاب [illegible]
[illegible] [illegible] [illegible]
[illegible] کی بلیغ [illegible] ایک [illegible]
طلاقیں بلفظ واحد یا بتکرار [illegible] تینوں واقع ہوتی ہیں۔ [illegible]
جیسا کہ مذہب اہلحدیث [illegible] ایک دلیل
[illegible] رضی اللہ عنہ [illegible] وقوع
طلاق ثلثہ [illegible] اور [illegible]
حدیث عویمر عجلانی وحدیث [illegible]
اپنے مدعا پر دلیل کرتا ہے [illegible] الامام الحدیث
حضرت امام بخاری علیہ الرحمۃ [illegible] مولف
اس رسالہ [illegible] اکی
رسالہ کے جواب [illegible] ت
لمولف الاحقاق [illegible]
مولوی علی حسن [illegible] حق
تو یہ ہے [illegible] ورے
لکھا گیا ہے۔ یعنی [illegible] اور رسالہ الاحقاق [illegible]
رکھکر دیکھا۔ حقیقۃ [illegible] یہ جواب الجواب [illegible]

مذکور کو معہ دو وجہ مردود کر کے صورت سوال مضامین اپنے دعوی
وقوع ایک طلاق رجعی کو مدلل و مبرہن کرکے ثابت کر دیا ہے اور
حضرت عمرؓ کے نفاذ حکم سیاستی کی تقویت اور توجیہ اور ان کے مرجوع
اپنے قول سے رجوع کرنے کی کیفیت بطور ثبت بیان کر دی ہے
و نیز بوجہ مذکور بنا بر مصلحت وقت سیاست و عقوبۃ طلاق ثلثہ کو اپنے
وقت کے جلد باز لوگوں پر جو بار کر دیا ہے تو وہ دو احتمالوں سے
خالی نہیں یا تو وہ تین طلاق ایسی مغلظہ ہونگی کہ عورت مطلقہ
بغیر نکاح تحلیل کے بوجہ من الوجوہ اپنے شوہر اول کے لئے حلال
نہو سکے یا ایسے مغلظ نہوں گے بر تقدیر اول مولف الاحقاق حضرت
عمرؓ کے زمانہ کے کسی ایسی عورت مطلقہ کا نکاح تحلیل معہ اسکے نام
و نشان کے بروایت صحیح ثابت کر دیں و بر تقدیر ثانی ایسی
تین طلاق کو مغلظ غلیظہ نہ کہیں اور کسی عورت ایسی تین
طلاق والی پاک دامن کے دامن پر حلالہ کرکے دھبہ نہ لگائیں
کیونکہ وہ بجائے حلالہ کے حرام واقع ہوگا اور مفتی اور مستفتی
سب کے سب گنہگار اور عذاب الہی میں گرفتار ہونگے
اور مابین ان دو احتمالوں کے ایک نکتہ ہے نہایت باریک
اسکو جو غور کرکے سمجھ لے گا امیر المومنین حضرت عمرؓ کے
بعض رموز و اغراض سے بخوبی واقف ہو جائیگا فتدبر
و تشکر بہر کیف ہرگاہ حضرت عمرؓ نے اپنے حکم سیاستی اور

[illegible] ... احادیث ... [illegible] ... کر ان میں سے
[illegible] ... سے ... [illegible] ... ثابت اپنے اس
[illegible] ... صورت ... [illegible] ... ان کے دعوے وقوع
[illegible] طلاق ... اور ... اقوال مع لتصدیقات وشیمہ وضروری
[illegible] متعلقہ آخر رسالہ کو بکمال متانت وفطانت بدلائل قویہ مذکورہ
[illegible] ... باطل بالحجر المنفوش کرکے اپنے
[illegible] ... طلاق ... ثابت وبرقرار
[illegible] اور بہ نسبت ... آیات واحادیث کے ان کی قصور فہمی اور
بہ نسبت ... امام المحدثین امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کے ان کی
... اور بہ نسبت بعض احادیث غیر ... سے ان کی چرب زبانی
[illegible] ان شایستہ ثابت کرکے ان کے ناز وفخر اور خوش بیانی اور طلاقت لسانی
[illegible] ... من دیگرے نیست کو نیست ونابود کرکے ان کو مہمل بنا دیا
پس چونکہ یہ مختصر رسالہ جواب الجواب لاجواب مثبت حق صریح و
مبطل باطل قبیح ہے کاتب الحروف اس موجز رسالہ کو مطالعہ
کرکے آیہ کریمہ جاء الحق وزھق الباطل الایۃ کو مکرر تلاوت
کرتا ہے و دیگر اخوان اہل حدیث کو بھی ایسا ہی کرنا چاہیئے
فتدبر فیہ۔

ثانیاً بدلیل اجماع قدیم وقیاس صحیح وسلیم چنانچہ مؤلف اظہار الحق ثانی
حسب اس شق کی بھی بکمال توضیح وتلویح مؤلف الاحقاق کے دعوی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ ونصلی

اما بعد پس میں جناب مولوی عبدالوہاب صاحب بہاری مولف الاحقاق کے محققین علمی جہتوں کی داد دیتا ہوں شک نہیں کہ رسالہ الاحقاق علم کے مذاق سے بھرا ہوا ہے مگر ساتھ ہی اسکے جناب مولانا مولوی ابو عبدالوہاب علی حسن صاحب گیلانی ثم مدنپوری کی تحقیقات رسالہ اظہار الشقاق میں بمقابلہ تحقیقات مولوی عبدالوہاب صاحب موصوف کے ایسی ہے جیسے باپ کی نسبت بیٹے کے ساتھ چنانچہ رسالہ الاحقاق وبجواب اس کے رسالہ اظہار الشقاق دونوں کے ملاحظہ سے یہ بات معلوم ہوتی ہے کہ مولوی ابو عبدالوہاب صاحب مولف رسالہ اظہار الشقاق نے الاحقاق کو تردید اپنے علمی گود میں ایسا کھلایا ہے جیسے کسی طفل شیرخوار بچہ کو کھلایا جاتا ہے حق تو یہ ہے کہ مولف اظہار الشقاق کی تحریروں کا نتیجہ مطابق کتاب اللہ وسنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سمجھنا چاہیے اسلیئے کہ مولف الاحقاق واظہار الشقاق دونوں نے اس بات کو اپنے اپنے رسالے میں تسلیم کر لیا ہے کہ از زمان رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم وابو بکر رضی اللہ عنہ تا اوائل خلافت عمر رضی اللہ عنہ بلا خلاف ایسا ہی رہا کہ طلاق ثلاثہ فی جلسۃ واحدۃ طلاق واحد رجعی شمار کیا جاتا تھا نہ مغلظہ الا مولف الاحقاق نے بخلاف مولف اظہار الشقاق یہ دعوے کیا ہے بعد خلافت عمر رضی اللہ عنہ کے وقت سے اس بات پر اجماع ہوگیا کہ طلاق ثلاثہ فی جلسہ واحدۃ طلاق مغلظہ ہے نہ واحد رجعی مگر یہ دعویٰ منقوض ہے

فتوے سے رجوع کیا تو اب بموجب اسکے فتویٰ دینا اور
عمل کرنا بموجب فتوے رسول صلعم کے نفس مرتدی وبغاوت
وتمردی خلاف النبی جب ان سب احادیث سے ثابت کی ہو نسبت
افمن یمشی مکبا علی وجهه اهدی امن یمشی
سویا علی صراط مستقیم واعجب کل العجب کہ بموجب حکم
وفتوے سید الانام علیہ الصلوٰۃ والسلام صورت مسئولہ
میں وقوع ایک طلاق رجعی کا موجب [illegible] ہوتی
ہو اور بموجب حکم فتوے سابق مرجوع عنہ رجوع کرنا اور
فتوے دینا کہ نفس الامر تین طلاق ہو سب بیزاری
وتقوے شعاری ہو کبرت کلمة تخرج من افواههم
نعوذ باللہ من ذالک اللہ جل شانہ ہم مسلمانان اہل اسلام
کو ایسی جہالت وضلالت سے مصون ومحفوظ رکھے۔

آمین ثم آمین

نمقہ ابو محمد عبد الصمد فتحفوری ثم الدانافوری
حماہ اللہ من شر حاسد اذا حسد بلطفہ السرمدی
مورخہ ۲ رجمادی الثانی روز جمعہ ۱۳۲۸ھ مطابق ۱۰ رجون ۱۹۱۰ء

الجواب صحیح والمجیب المصیب نجیح

حررہ محمد عبد الرحمن خان عفی عنہ

مورخہ ۲ رجمادی الثانی ۱۳۲۸ھ مطابق ۱۱ رجون ۱۹۱۰ء

مولوی علی حسن صاحب کا دعوی نہایت ہی قوی و مضبوط ہے کیونکہ
انھون نے اپنے دعوی کو احادیث رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنے
رسالہ مین کما حقہ مدلل و مبرہن کیا ہے اس لیے ان کا تفوق ظاہر ہے
علاوہ برین مولوی عبدالوہاب صاحب نے جن جن حدیثوں کو اپنے
دعوے پر استدلالاً پیش کئے ہین اولاً تو وہ بھی عین دلیل مولوی
علی حسن صاحب ہین کما ثبت فی رسالتہ ثانیاً تیری روایتین ایسی ہین خاصکر
بخاری شریف کی جن مین فی حالت واحدۃ مذکور نہین تا دعوی کو دلیل سے
منطبق نہین رہی آیت قرآنیہ سو آیہ کریمہ الطلاق مرتان سے مولوی
عبدالوہاب صاحب نے جو ایقاع طلقات ثلثہ فی حالت واحدۃ مراد لیا ہے
مجھے سخت تعجب ہے ان کے علم سے تفسیر بالرائے اور شے ہے ورنہ
کم از کم کاش اگر بخاری ہی شریف مین اس کی تفسیر ملاحظہ کر لیے ہوتے
تو ایسا نہ لکھتے یہ آیت طلاق رجعی کے بارے مین واقع ہے —
چنانچہ اس حدیث کی عبارت یون ہے الطلاق للتطليق الشرعي
مرة بعد مرة لتطليقة التطليقة في طهر بعد طهر فامساك
بمعروف بالرجعة و معاشرة حسنة او تسريح ارسال لهن
باحسان بالطلقة الثالثة او بعدم المراجعة حتى تبين في طهر بعد
طہر کی قید کیا یہی ہے اور رجعت کا لفظ بیان صریح ہے اب
رہا یہ امر کہ آنحضرت صلعم کے وقت و زمان خلافت ابوبکر رضی اللہ
عنہ مین جو کچھ طلاق ثلاث کو واحد قرار دینا ثابت تا لیدیہ

[illegible]

[illegible] اتفاق [illegible] سے

[illegible]

[illegible] بعد [illegible] اجماع [illegible] صحابہ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم [illegible] اتفاق [illegible] حضرت ابوبکر رضی اللہ

عنہ کی خلافت مین [illegible] کہ طلاق ثلثہ مجلس واحدہ مین ایک ہی

قرار پائی پھر اسکو بدلا گیا اور اجماع سابق اجماع لاحق کا رافع نہین

ہوسکتا کما ہو مصرح فی کتب الاصول درحال جبکہ اجماع اس امر پر مسلم

رہا تو ما بہ النزاع سلف اس کے رفع ہوکر مولوی ابو عبد الوہاب صاحب کا

دعوی ثابت ہوگیا و بنا ہو الانصاف رہی راے جمہور سو یہ اجماع نہین

بہتیرے مسائل شرعیہ مین اکابر سلف وخلف نے اپنی اپنی تحقیقات کے

مطابق جماہیر کا خلاف کیا کتب دینیہ اس سے مالا مال ہین راے جمہور

اور شے ہے اور اجماع اور شے ۔ راے جمہور از قیاسات ہے اور

قیاسات فروعات ہین اور اجماع اور کتاب اللہ وسنت رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم بہ نسبت قیاسات کے اصل ہین اور اصل فرع پر ہمیشہ

مقدم ہوا کرتی ہے پس جبکہ اس اصل کو کہ آنحضرت صلعم نے اپنے زمانہ

مین ایسا ہی کیا کہ طلاق ثلثہ فی جلسۃ واحدۃ کو ایک ہی قرار دیا اور

ہکذا ابوبکر رضہ تو اس پر قیاس یا قیاسات یعنی فرع یا فروعات کیونکر

اور کس اصول سے مقدم ہون گے اصول ملحوظ رکھتے ہوئے بلاشبہ

بسم الله الرحمن الرحيم

اللهم انی اسألك التوفيق لما تحب وترضى واستمنحك حاملی آلائك
باسمائك ودقائق نعمائك الباهرة الغراء واصلی واسلم علی سيدنا
محمد ن المؤيد بالآيات المعجزات والبينات الباهرات وعلى آله وصحبه
فرقة اسراره وعلى عترته وانصاره وبعد فلله در المؤلف
اللبيب حيث اتى بشیء عجيب وافضح المخالف المرتاب بسوط الجواب
المستطاب دلائله ساطعة كالشمس فی الضحی وبراهينه
لامعة كالقمر فی الدجی لا برح بحر علمه زاخرا وسحاب فهمه
ماطرا-

وانا ابو اليمان محمد سليمان الاعظمی المعری
۲۰ جمادی الآخرة سنة ۱۳۲۸ھ

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله الذی اسس بنيان دينه المتين وانزل القرآن ليعلم
انه بالحق واليقين - وشرع لنا شرائع الاسلام واحكم امر دينا من الحلال
والحرام غاية الاحكام - وهو احكم الحاكمين وجعل العلماء العاملين وورثة
الانبياء ورفع مقامهم فی اعلى عليين - ووفقهم بعنايته فقاموا فی خدمة كتابه
وبينوا احكامه وكشفوا اسراره واوضحوا حقائقه للناس اجمعين والصلوة
والسلام على من سن قوانين الشرع لنعمل بها فی كل حين فمن
اطاعه اطاع الله ونجى - ومن عصاه وتولى فقد تاه

و عن ... فضائل طلاق ثلاثہ ... پر ... اللہ جن کو کون ایسا سمجھ
صحت ... پر ... والا ہے کیونکہ یہ ایک قیاس ہے بالکل خلاف
نص ... ہے کیونکہ اصل یہ ہے کہ خود آیت قرآنیہ ہے۔
فطلقوهن لعدتهن اور مسلم شریف مین اس کے بارے
مین بالتفصیل رجعیہ کا بیان ہے سوا اہل علم پر پوشیدہ نہین
اس لیے انسب ہے کہ مولوی عبد الوہاب صاحب ایک رسالہ
اس باب مین لکھین کیونکہ بعد جواب لکھنے مولوی علی حسن صاحب کے یہ
رسالہ کام کا نہین رہا ہر طرح سے مجروح و منقوض ہو گیا باقی رہا
نفس مسئلہ اس خصوص مین کیا ہے اس کی تحقیق مین علیحدہ
ایک مستقل مختصر جامع رسالہ لکھونگا انشاء اللہ تعالیٰ کہ ...
طلاق ثلاث فی مجلس واحدۃ ثلاثہ کیسے ہوتا ہے اور واحدہ کیسے
ہوتا ہے - آخر مین اتنا لکھنا مجکو بہت ضرور ہے کہ مولوی
علی حسن صاحب کی تحریر از روے دلائل شرعیہ کے اصولاً
کہین زیادہ قوی ہے بہ نسبت رسالہ محقق کے واللہ اعلم

حررہ العبد محمد مسلم عفی عنہ اللہ ...

العظیم آبادی سنہ ۱۳۲ھ

مدرس اول جماعت عربیہ مدرسہ انگریزیہ گورنمنٹ

ایڈیڈ ہائی اسکول داناپور ضلع پٹنہ

افتراء منه واحداث - لان النزاع فى هذه المسئلة ثابت من عهد الصحابة الى يومنا هذا - مذكور ومزبور فى الصحف العلى - والحق ما استقر فى العهد النبوية والصديقية الى ثلث سنين من الخلافة الفاروقية - والاحاديث الصحيحة القاطعة دالة عليه بدلالة قوية - فالخلاف خلاف - والانصاف والحسرة كل الحسرة عليه انه كيف فسر القرآن برائه مع خلاف السياق والسباق - حال كونه مدعيا مشهورا فى العلوم باغشائها على الاطلاق نعمى واعمى - وصمى واصمى وركب متن العميا وخبط خبط العشواء وكتب التفاسير القديمة والحديثة موجودة فى هذا الزمان -

فلينظر فيها تفسير قوله تعالى الطلاق مرتان - ولينصف فى نفسه ولا يتبجح فى قصده - ولله در المولف لا فض فوه حيث اتى بشئ عجاب - اجاد بما اراد واجاب فقد اما

لله در كه ... نا

يا انجم للحق اعلام الهدى فينا

حرره الراجى بحمد ربه القوى - ابو النعمان الاعظم للوى حفظه الله تعالى من كل غبى وغوى

۲۰ - جمادى الثانية يوم الثلاثاء ۱۳۲۳ھ

و شوى و وقع فى الحيرة ان المبين وعلى آله واصحابه
الاصدقاء الاكرمين عند الله رب العالمين الذين ...
و بعد فاني وقفت ... رسالة جلالة
بجواهر الدلائل والبراهين ... الحق فى الدنيا ذوى المنن
الفاضل الماهر بكل فن المولوى السيد على حسن حفظه الله
عز وجل وحماه من كل مكروه ... عنها باقيها
الشقاق - مؤلف الاحقاق فى مسئلة الطلاق فسرحت النظر
فى رياضهما وامعنت فى مقاصدها واغراضها -
فوجد تها حجة نيرة وانجحة المكنون - وآية بينة لقوم
يعقلون وتحتوى على تحقيقات اينقة ... لاوهام
المقلدين المتعصبين وتقريرات رشيقة شافية ...
لاثبات ما هو الحق المبين - فعلى الفاضحة تجرى ...
الغاء من ماء معين ... للشاربين - فيها جوهر البيان - كالعقد ...
والمرجان نفع الله بها سائر اهل الاسلام والايمان
والعجب من صاحب الاحقاق ... كيف تجاسر الى هذه ...
والشقاق - وكيف انكر النصوص القطعية ...
فى مسئلة الطلاق - ... ان الصحابة والتابعين
بالاتفاق قد اجمعوا ... على وقوع الثلاث - هل هذا

قطعہ تاریخ تالیف رسالہ ہذا

منہ

کیا خوب لکھا علی حسن نے | جو عالم دین با عمل ہے
تحقیق ہے ہر کلام پر سب | بیشک یہ رسالہ [illegible] ل ہے
ہر مغوب [illegible] محفوظ | [illegible] طرز [illegible] ل ہے
کیا دست [illegible] جو [illegible] | جو [illegible] پر [illegible] ل ہے
احقاق وہ منطقی [illegible] | [illegible] ہے [illegible] ل ہے
[illegible] دست [illegible] اسکو [illegible] | جو بات [illegible] ل ہے
[illegible] ہے [illegible] | جو سالک مسلک [illegible] ل ہے
جاسے دو عتیق لکھو تاریخ | سن عیسوی کو جو [illegible] ل ہے
آزاد کے دل سے اسکو پوچھو | الطاف رشتہ [illegible] ل ہے

سنہ ۱۹۱۰ عیسوی